عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر: ۳۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جمہوریت - ناکام طرزِ حکومت

جہاد
معاشرتی و سماجی انصاف کا ذریعہ

دینی مدارس اور انگریزی تعلیم

اسلام میں حکومت کا تصوّر

سیٹلائٹ کے ذریعہ قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ مذہب کے نام پر سب سے بڑا دھوکہ

قادیانی گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتا ہے) سیٹلائٹ کے ذریعہ "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کے نام سے ٹیلی ویژن پر دنیا بھر میں اسلام کے موضوع پر مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہا ہے۔ پروگرام کے آغاز پر خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے دو مینارے اور اس کے درمیان جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی تصویر دکھائی جاتی ہے۔ یوں مسلمانوں کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ پروگرام ایک صحیح اور خالص اسلامی پروگرام ہے اور یہ کہ قادیانیت دراصل اسلام کا ایک حصہ ہے۔ حالانکہ اب یہ حقیقت کھل چکی ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کی بنا پر امت مسلمہ نے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر، مرتد اور زندیق قرار دیا اور آج تک امت مسلمہ، قادیانی گروہ کو کافر و مرتد تصور کرتی ہے۔

قادیانی گروہ کا "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کے نام سے ٹیلی ویژن پر نشریات جاری کرنا، مذہب کے نام پر سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ ہے۔

اس لئے ہم پوری دنیا کے مسلمانوں کو اس اشتہار کے ذریعہ خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیت کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ رابطہ عالم اسلامی نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۷۴ء مکہ مکرمہ اور حکومت پاکستان نے ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

قادیانی مذہب کیا ہے؟ ان کے عقائد و عزائم کیا ہیں؟ اور یہ کس طرح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں، یہ جاننے کے لئے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کریں اور ہمارے مراکز و دفاتر سے رابطہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان، پاکستان۔
فون۔ ۰۶۱-۴۰۹۷۸
۰۶۱-۴۳۳۴۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K
PH : 0171-737-8199
FAX : 0171-978-9067

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۳۲ ● بتاریخ ۶ شعبان المعظم تا ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۷ جنوری تا ۱۳ جنوری ۱۹۹۵ء

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ ______ ۴
۲۔ جہاد۔ معاشرتی و سماجی انصاف کا ذریعہ ______ ۶
۳۔ قتل لعنت اعمال ______ ۸
۴۔ جمہوریت۔ ناکام طرز حکومت ______ ۱۰
۵۔ اسلام میں حکومت کا تصور ______ ۱۱
۶۔ مسلم خواتین کے بنیادی اوصاف ______ ۱۴
۷۔ مدیر تکبیر صلاح الدین کی شہادت ______ ۱۶
۸۔ عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت ______ ۱۷
۹۔ جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی بڑی بیماریاں ______ ۲۰
۱۰۔ دینی مدارس اور انگریزی تعلیم ______ ۲۳
۱۱۔ اخبار ختم نبوت ______ ۲۴
۱۲۔ آپ کے مسائل ______ ۲۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

خزانچی
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہ حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ پریڈی لائن کراچی

علماء کرام، مساجد اللہ اور دینی مدارس کا تحفظ

تقریباً ایک سال سے پورا ملک اور خاص طور پر کراچی شدید ترین بدامنی اور دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ "نامعلوم" امن دشمن اور دہشت گردوں نے ہر شخص کو عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا کردیا ہے۔ حکومت کی طرف سے الٹے سیدھے اقدامات نے یہ تاثر پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا کہ حکومت امن وامان قائم رکھنے میں ناکام ہوگئی ہے' یا پھر ان تمام کارروائیوں کو حکمرانوں کی آشیرباد حاصل ہے۔ بہرحال حقیقت کچھ بھی ہے اس معاملے میں حکومت نام کی کوئی قوت دکھائی نہیں دے رہی' اور اب صورتحال یہاں تک پہنچ گئی کہ مسلمانوں میں قابل احترام طبقہ علماء کرام' شعائر اسلام کی نمایاں علامات مساجد اللہ اور علوم دین کی تعلیم و حفاظت میں مشغول دینی مدارس بھی تخریب کاروں اور دہشت گردوں کی دستبرد سے محفوظ نہ رہ سکے۔ کچھ عرصہ پہلے جامعہ رحمانیہ پر حملہ کرکے تین طلبہ شہید کردیئے گئے۔ ملیر کے علاقہ میں بنوری ٹاؤن سے جانے والے طلباء کو بسوں سے اتار کر اور تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کردیا گیا' علماء کی گاڑیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ ملک کے دیگر حصوں میں مسجدوں پر حملوں کے ساتھ جامع مسجد اکبر میں اندھادھند فائرنگ کرکے منبرو محراب خون سے رنگین کردیئے گئے اور اب جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء کو لباس شہادت پہنادیا اور کچھ کو ہمیشہ کے لئے معذور کردیا گیا۔ یہ سب الل ٹپ کارروائیوں کا شاخسانہ نظر نہیں آتا۔ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ کوئی نادیدہ طاقت بڑے منظم انداز میں علماء کرام' مساجد اللہ اور دینی مدارس کے تقدس کو پامال کرنے میں مصروف ہے' بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ ملک میں دین اور دینی اقدار کے محافظ ان مظاہر کو نیست و نابود کردینے کا عزم رکھتی ہے۔

حکمران ملک کے شہریوں کے جان و مال اور شعائر اللہ کی حفاظت کے فریضہ میں خود کو بے بس سمجھ رہے ہیں' بہتر ہوتا یا تو حکومت مستعفی ہوجاتی یا اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے خود حفاظتی کا ایسا نظام بنادیتے جس کے تحت علماء کرام' مساجد کی انتظامیہ اور دینی مدارس کے منتظمین کو اپنی حفاظت کے انتظامات کی قانونی اجازت دے کر جدید خود کار اسلحہ کے لائسنس از خود جاری کرتے لیکن حکمرانوں نے اس کے برعکس ایسے اقدامات کئے کہ ہر شخص کو نہتا کرکے جدید ترین اسلحہ سے لیس دہشت گرد تخریب کاروں کے لئے تیتر بٹیر بنا کر چھوڑ دیا۔

ایک طرف تو کراچی اور اس کے گردو نواح میں امریکی سرمایہ کاروں کی یلغار کی خبریں ہیں' دوسری طرف قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کا یہ اعلان کہ "عنقریب وہ وقت آرہا ہے جب پاکستان میں احمدیت (قادیانیت) کا بول بالا ہوگا اور ہم ہزاروں عبادت گاہیں تعمیر کرکے دم لیں گے۔" (روزنامہ آغاز ۱۳ر اگست ۱۹۹۴ء) اور یہ خبر کہ "کوئٹہ (نمائندہ نوائے وقت) قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے قادیانیوں کے علاقائی سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے بلاوے پر ربوہ یا لاہور پہنچنے کے لئے اپنی گاڑیوں (کاروں) سمیت تیار رہیں۔" (نوائے وقت ۷ر اگست ۱۹۹۴ء) اور اسی کے ساتھ "دی نیوز" ۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو جس میں بتایا گیا ہے کہ۔

> " نیویارک میں احمدیوں (قادیانیوں) کا ایک اجتماع ہوا جس میں امریکی کانگریس کے ارکان اور نیویارک کے بااثر لیڈر بھی موجود تھے ان امریکیوں نے اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے احمدیوں کے پیشوا مرزا طاہر احمد کی خدمات کو سراہا اور امریکہ کے ساتھ احمدیوں کے تعاون کے لئے مرزا صاحب کی راہنمائی کی درخواست کی۔ مرزا صاحب نے اپنی تقریر میں حکومت پاکستان اور احمدیوں کے مابین مفاہمت کی تجویز پیش کی۔ صوبہ سندھ کے موجودہ گورنر محمد ہارون کے بڑے بھائی یوسف ہارون نے بھی اجتماع سے خطاب کیا اور مرزا طاہر احمد کے نظریات سے اتفاق کرتے ہوئے یوسف ہارون نے کہا کہ احمدیوں کو ایک بہتر مستقبل ان کے علیحدہ وطن میں ہی میسر آسکتا ہے۔"

قادیانی اخبار "الفضل" ربوہ ۷ر نومبر ۱۹۹۴ء میں "ڈان" ۲۰ر اکتوبر کے حوالہ سے ایک قادیانی مسعود اے بھٹی کا مراسلہ شائع ہوا ہے جس کا ایک ایک جملہ علماء کرام اور دینی مدارس کی تحقیر اور بغض و عناد کا مظہر ہے اس کا عنوان ہے "مذہب کے نام پر خون۔"

> "یہ جو آج کل ہم قتل و غارت کا ایک بے معنی دور دیکھ رہے ہیں سالہا سال کی مستقل طور پر جاری رکھی جانے والی برین واشنگ کی ان لوگوں کی مہم کا نتیجہ ہے جو ذاتی طور پر اپنی کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور نارواداری اور تعصب ان کی وجہ ہے۔ بدقسمتی سے یہ قابل افسوس واقعات اسلام کے نام پر وقوع پذیر ہورہے

ہیں۔ اسلام جو تشدد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اپنے انتہائی دشمنوں کے خلاف بھی تشدد کو پسند نہیں کرتا۔ آپ کا یہ متبرکا اداریہ فرقہ وارانہ پاگل پن کی ان گہرائیوں کو اجاگر کرتا ہے جن میں ہم بطور ایک قوم کے دھکیل دیئے گئے ہیں۔ انسانی مقدس جان کو ایک خون کی پیاسی فرقہ واریت کا ایک لقمہ بنا دیا گیا ہے جن کے پروگرام مذہب کے نام پر قتل و غارت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی یا نشوونما ہمارے ان مدرسوں میں کی جاتی ہے جنہیں ایسے متعصب ملا لوگ چلا رہے ہیں جن مذہبی علماء کے میلانات ناپسندیدہ ہیں۔ قتل کرنے کی زبردست خواہش اور آزادی کو اس طرح بے دردی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے اور اس کا انتہاپسندی میں مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ ایک ہی دن میں تو پروان نہیں چڑھ گئی۔ اس کی مدد کی گئی اور اس کی حوصلہ افزائی کی گئی اور انتہاپسندوں کو ان لوگوں کی طرف سے جن کی نظریں دور رس نہیں ہیں اور جو اپنے آپ کو حاکم سمجھتے ہیں اور جو ان باتوں میں اس لئے آسانیاں پیدا کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو اپنی اقتدار کی کرسیوں پر قائم کرنے کے زمانہ کو طوالت دے سکیں۔ یہی وہ بات ہے جس سے تشدد بڑھا ہے اور لاقانونیت سارے ملک میں پھیل گئی ہے۔

سب سے پہلا پتھر اس سمت زیڈ اے بھٹو نے مارا جب ۱۹۷۴ء میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ مذہب کو سیاسی کاروبار بنا لیا جائے حالانکہ اس بات کے خلاف نہایت سنجیدگی کے ساتھ قائداعظم نے ارشاد فرمائے تھے۔ قومی اسمبلی کا فیصلہ جس سے احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا اس نے مصائب کا ایک پٹارہ کھول دیا۔ جسے بند کرنے کا کوئی شخص اہل نظر نہیں آتا ... ی فرد کے ایمان کو چیلنج کرنا ایک بہت بڑی بات ہے۔

ایک نہایت ذہین سیاست دان کے لئے جو غلط قدم اٹھایا اور جو آج سے ۲۰ سال پہلے اٹھایا گیا تھا۔ اس نے ساری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور فرقہ وارانہ آگ اس طرح بھڑک اٹھی ہے کہ وہ اب قابو میں نہیں لائی جا سکتی۔ سارے ڈرامے میں مذہبی لیڈروں نے جو کردار ادا کیا وہ افسوس ناک ہے۔ بجائے اس کے وہ ان باتوں کو کنٹرول میں لانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے اور ہوش مندی کو اس مذہبی مناقشے میں کام میں لاتے اس کی بجائے انہوں نے ایک ایسا کردار ادا کیا جس سے اس کیفیت کو بڑھاوا ملا ہے اور بلاوجہ قتل و غارت کو انہوں نے جواز کی صورت دے دی ہے اور اس کے ساتھ مذہب کو منسلک کیا ہے۔ مذہبی لیڈروں نے جو شرمناک رویہ اختیار کئے رکھا ہے وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہمارے ملک کو ایک اور طریقے سے تباہ کر دیا جائے۔" (ص ۲۵)

ایسی خبروں کی اشاعت کے ساتھ' پہلے ہی سے ملک کے بہت سے اعلیٰ ترین مناصب پر قادیانیوں کے تسلط کو دیکھتے ہوئے علماء کرام' مساجد اللہ اور دینی مدارس پر دہشت گردوں کی یلغار کوئی بڑے راز کی بات نظر نہیں آتی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قانون کی گرفت کے ڈھیلے پن کا بھرپور فائدہ اٹھا کر "نامعلوم" کے لبادے میں یہ عناصر دینی حلقوں میں سراسیمگی کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ دینی علوم کی تعلیم و ترویج اور تبلیغ و اشاعت میں مصروف علماء کرام اور طلباء دین میں عدم تحفظ کا احساس نمایاں ہو جائے اور رفتہ رفتہ دینی تعلیم گاہوں میں ویرانی کے مناظر دکھائی دینے لگیں۔ لیکن ایسی سوچ رکھنے والے ان بدباطن لوگوں کی یہ خام خیالی ہے' اور آنے والا وقت انشاء اللہ العزیز اس خام خیالی کی تصدیق کرے گا۔

امن و امان کی موجودہ صورت حال نے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے لئے علماء کرام' مساجد اللہ اور دینی مدارس کے خصوصی تحفظ کی ذمہ داری کو دوچند کر دیا ہے۔ اس کی دو صورتیں قابل عمل ہو سکتی ہیں :

۱۔ حکومت اپنے گارڈز مہیا کرے۔ یہ صورت بظاہر آسان اور حکومتی مفادات کے مطابق نظر آتی ہے لیکن دو وجوہ سے یہ راستہ انسداد دہشت گردی میں موثر نہیں ہو سکتا۔ ایک تو انتظامی اخراجات میں بھاری اضافہ ہو جائے گا۔ دوسرے اب تک کے تجربہ سے ایسے گارڈز کی کارکردگی مایوس کن رہی ہے۔

۲۔ علماء کرام' مساجد اور دینی مدارس کے منتظمین خود حفاظتی کا بندوبست خود کریں۔ حکومت اس نظام کی حوصلہ افزائی کرے۔ جدید ترین اسلحہ سے لیس دہشت گردوں کے مقابلہ کے لئے ترجیحی بنیادوں پر جدید اسلحے کے ایسے لائسنس تمام علماء کرام' خطیب حضرات اور ہر ادارے کی ضرورت کے مطابق جاری کرے جن کو صرف حفاظتی مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہو۔

ذمہ دار حکومتی ارکان کو معاملہ کی انتہائی نزاکت کا احساس کرکے فوری قدم اٹھانا ہوگا۔ بصورت دیگر دہشت گردی کا نہ ... سی دہشت گردوں کی سرپرستی کا الزام صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے کارپردازوں کو بطیب خاطر تسلیم کر لینا چاہئے اور اس حقیقت کو سامنے رکھنا چاہئے کہ جب تک اس دنیا میں اللہ کا دین باقی ہے علماء کرام اور دینی ادارے اپنا مشن انشاء اللہ جاری رکھیں گے۔

علماء کرام' خطیب حضرات اور منتظمین دینی مدارس سے ہماری درخواست ہے کہ اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کریں اور اجتماعی مطالبے کے طور پر ذمہ داران حکومت سے اس کو روبہ عمل لانے کی کوشش کا آغاز کریں۔ حکومت کے حلیف دینی راہنماؤں پر اس مسئلہ میں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس سے سبکدوشی ان کا دینی و ملی فریضہ ہے۔

جہاد

معاشرتی و سماجی انصاف کا ذریعہ

انجینئر اعجاز احمد میاں چنوائی

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے لیکن اسے اپنی حفاظت و بقا کے لیئے جنگیں بھی لڑنا پڑیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام پر تنقید کی جاتی ہے کہ اسکی بنیاد طاقت پر رکھی گئی ہے اور یہ بزور شمشیر پھیلا ہے لیکن جو کوئی بھی اسلام کا مطالعہ مذہبی تعصبات سے بالا تر ہو کر کرتا ہے' اس پر اس بے بنیاد الزام کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا تو معاشی اور سیاسی اعتبار سے کوئی دنیاوی طاقت آپ کے پاس نہ تھی آپ ﷺ اور مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا انہیں اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا ایک عرصہ تک مسلمانوں نے مصائب و آلام کا بڑے صبر و تحمل سے مقابلہ کیا اور آہستہ روی و مستقل مزاجی سے اسلام لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اسکے ساتھ ساتھ کفار کی طرف سے مصائب اور مظالم بھی بڑھتے گئے اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا ہجرت کے بعد کفار نے مسلمانوں کو چین سے نہ رہنے دیا اور طاقت کے زور سے کچل ڈالنے کی تیاریاں کرنے لگے اور اسی سلسلہ میں ملک شام سے بڑی مقدار میں اسلحہ لیکر قافلہ آرہا تھا اب مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے جہاد و قتال کی اجازت مل گئی۔

نبی کریم ﷺ جب بھی گناہ کبیرہ کا تذکرہ کرتے تو اس میں قتل کو ضرور شامل کرتے تھے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ "خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا قتل کرنا والدین کی نافرمانی اور جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہیں" ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اگر کوئی مسلمان کسی کو بلاوجہ قتل کر دے تو وہ مسلمان نہیں رہتا......جہاں بھی قتل کا ذکر ہوا وہاں" بلاجواز کا تذکرہ ملتا ہے۔ وہ اس لیئے کہ زندگی میں بعض مقامات پر ایسی صورت حال بھی پیدا ہو جاتی ہے جب قتل مومن کے لئے فرض بن جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں قتل کرنے کا حکم آیا ہے وہاں ایک لفظ "فتنہ و فساد" کا ذکر بھی آتا ہے لفظ فتنہ کے معانی و مطالب کچھ اسطرح ہیں کہ گھسیٹنا (برے کاموں کی طرف) ترغیب (برے کاموں کی) انسانوں کو غیر قانونی طور پر اور جبراً" اطاعت و تابعداری پر مجبور کرنا۔ جبراً" کسی کو صراط مستقیم سے دور کرنا اور فساد کے معنی و مفہوم کچھ اسطرح سے ہیں معاشرتی بد اخلاقی خصوصاً" جنسی بد اخلاقی۔ بے ایمانی معاشرتی برائی خصوصاً" رشوت اور معاشرتی بگاڑ۔ اسلام میں جہاد کی فرضیت کا حکم بھی اسی فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اور معاشرے کے امن و سکون کو بحال کر دیا گیا ہے تاکہ ظالم کو ظلم سے روکا جاسکے اور معاشرے میں دہشت اور غنڈہ گردی کی بجائے اللہ تعالیٰ کے قانون کی بالادستی ہو۔

کفار مکہ نے دراصل انسانوں کے بنیادی حقوق (آزادی) کا انکار کیا تھا اصحاب رسول چھپ کر نماز ادا کرتے تھے۔ جب اصحاب رسول نے جاہلانہ رسم و رواج کو ترک کر دیا تو ان پر عرصہ تنگ کر دیا گیا اور انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے انہی بنیادی حقوق انسانی کے لئے آواز اٹھائی۔

نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی معاشی مفادات کے حصول کے خاطر جنگ نہیں کی۔ تمام مسلمان فقہاء' سرحدوں کی توسیع' معاشی مفادات کے حصول اور عقائد کو جبراً" کسی فرد یا قوم پر مسلط کرنے کے لئے لڑی جانے والی جنگ کو خلاف قانون قرار دیتے ہیں۔

جو حضرات صحابہ کرامؓ اور خصوصاً" حضرت عمر فاروقؓ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ان کے دور حکومت میں ہونے والی لڑائیاں تلوار کے زور پر اسلام پھیلانے کے لئے لڑی گئیں تو ان حضرات کی خدمت میں ایک واقعہ گوش گذار کرنے سے پہلے عرض کرتا چلوں کہ حضرت عمرؓ بہت سخت اور غصے والے ارادے کے پکے انسان تھے...... حضرت عمر فاروقؓ کا ایک عیسائی غلام تھا حضرت عمرؓ اسکے سامنے کبھی کبھار اسلام کی سچائی بیان فرماتے اور اسے اسلام قبول کرنے کو کہتے اور غلام ہمیشہ یہی کہتا کہ میں اسلام قبول نہیں کروں گا اور حضرت عمرؓ جواب دیتے کہ جیسے تمہاری مرضی کیونکہ اسلام میں جبر نہیں ہے...... جو عمرؓ اپنے غلام کے بارے میں اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں ان سے یہ توقع کیسے کی جاسکتی ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت بزور تلوار کریں گے۔

کچھ لوگ جو گوتم بدھ اور حضرت عیسیٰؑ کو انسانیت کے روحانی پیشوا مانتے ہیں اور روحانیت کو ممانعت جنگ سے تعبیر کرتے ہیں اور کچھ عیسائی مستشرقین یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اس وقت تک ہی عہدہ نبوت پر فائز تھے جب تک انہوں نے کافروں کی سختیاں برداشت کیں اور صبر کیا لیکن جب انہوں نے اعلان جنگ کیا اور ایک ریاست کی بنیاد ڈالی اور ایک قانون ساز اور سیاستدان کی حیثیت بھی اختیار کر لی تو وہ مقام نبوت پر فائز نہ رہے بلکہ صرف سیاستدان اور سربراہ مملکت بن گئے۔

یہ نظریہ رکھنے والے حضرات یا تو گوتم بدھ اور حضرت عیسیٰؑ کے زمانے اور اسکی تاریخی حیثیت سے نابلد ہیں یا پھر تنگ نظری کا شکار ہیں...... یہ کہنا کہ ایک نبی اسی وقت تک نبی ہوتا ہے جب تک وہ اعلیٰ اقدار اور محبت و انصاف کی صرف تلقین کرتا ہے لیکن جب وہی شخص حقائق کا سامنا کرتے ہوئے معاشرے میں موجود بگاڑ کو سنوارنے کے لئے اپنے عقائد محبت و انصاف کو عملی صورت دینے کی کوشش کرے تو وہ نبی نہیں رہتا بلکہ نبی سے کم تر ہو کر ایک عام درجے کا انسان بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ اعلیٰ اصولوں اور اقدار کی تعلیم و تبلیغ کرنا تو بہت آسان ہے لیکن ان کا عملی نفاذ' ذاتی سماجی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے انہیں استعمال کرنا ایک مشکل تر مرحلہ ہوا کرتا ہے اور مشکل کام کرنے سے درجات بڑھنے چاہئیں نہ کہ گھٹنے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مصنفین کا کہنا کہ حضرت محمد ﷺ تاریخ کے کامیاب ترین نبی ہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ انفرادیت ہے کہ انہوں نے بنی نوع انسان کے سامنے ایک قابل عمل دین کی تعلیم کا عملی نفاذ ممکن بنایا اور ان پر سلسلہ نبوت کا اختتام ہوا اور انہوں نے اس دین اسلام کو اپنی زندگی میں ہی اس حد تک حقیقت اور تکمیل کا روپ دیا کہ وہ یہ کہہ سکے میں نے اپنا مشن پورا کر دیا ہے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔

ترجمہ "آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا"

مسلمانوں نے عرب قبائل کے ساتھ امن کے معاہدے بھی کئے اور قرآن پاک کے ذریعہ ان معاہدوں کی پاسداری کے متعلق احکامات بھی نازل ہوتے رہے لیکن عرب قبائل نے ان معاہدوں کا پاس نہ کیا اور خلاف ورزیاں کرتے ہوئے مختلف قسم کی سازشیں کرتے رہے کہ اسلام کو ابتدائی دور میں ہی ختم کر دیا جاتا تو اس صورت حال میں مسلمانوں کے لئے صرف دو ہی راستے رہ گئے تھے وہ خود ختم ہو جائیں یا برائی کو ختم کر دیں یہ ایک اسلامی برادری کی بقا کا مسئلہ تھا اور اس برادری کی بنیادیں بغیر کسی نسلی امتیاز کے مساوات اور بھائی چارہ پر رکھی گئیں تھیں تاریخ انسانی میں اسلام کے سوا کسی بھی تحریک یا مذہب کی مثال نہیں ملتی جس نے معاشرتی اور طبقاتی تفرقات کو حقیقی معنوں میں ختم کر دیا ہو بلال حبشیؓ اپنی عظمت کردار کی وجہ سے ہی نبی کریم ﷺ کے نزدیک اور اسلامی معاشرے میں اتنے ہی معتبر اور قابل عزت و احترام تھے جتنے کہ مسلمان قریشی امراء۔

انسانی تاریخ کو اسلام نے ایک ایسا حکمران بھی بخشا ہے جو

راتوں کو رعایا کے لئے پریشان گلیوں میں گشت کرتا ہے اور فکر مند رہتا ہے کہ دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا پیاسا مرگیا تو اس سے باز پرس ہوگی اور غیر ملکی سفارت کار مسلمانوں کے اس حکمران کی ظاہری حالت دیکھ کر بادشاہ ماننے سے انکار کرتے ہیں جب انہیں بتایا گیا کہ یہی امیر المومنین خلیفہ رسول حضرت عمر فاروقؓ ہیں تو سفارت کار حیران رہ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

کفر کا وجود دنیا میں ہر فساد کا اصل سبب ہے۔ کفر کی طاقت توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے جہاد کو مسلمانوں پر فرض قرار دے دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(ترجمہ) "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفعہ نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں"۔

(الحج ۴۰)

سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۱ میں فرمایا۔

"اگر اسطرح اللہ ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ وہ اسطرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے"۔

اسلامی فلسفہ جہاد کی روح کو سمجھنے کے لئے مندرجہ بالا آیات قرآنی قابل غور ہیں اور ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ مساجد کا ذکر آخر میں آیا ہے۔ دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنا اور ان کی بے حرمتی کرنا اسلام میں کسی بھی طرح جائز نہیں ہے یہاں پر ایک باطل خیال کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کسی مسلم حملہ آور نے عبادت گاہوں کو مسمار کیا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے اس اسلام اور اسلامی تعلیمات سے منسوب کرکے اسلام کو تنقید کا نشانہ بنانا درست نہیں ایک شخص کی خطائیں اور کمزوریاں اسکے مذہب سے منسوب نہیں کی جاسکتیں اس کی خطائیں مذہب سے اس کی بے اعتقادی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

انسان پر سے انسان کی حکومت مٹا کر خدائے واحد کی حکومت قائم کرنا اور ظلم و جبر کی قوتوں کا قلع قمع کرنا تاکہ بنی نوع انسان کے لئے کرہ ارض پر امن قائم کیا جائے مقصود جہاد ہے۔

اس کے برعکس تاریخ انسانی میں غیر مسلم اقوام کے درمیان جو جنگیں لڑی گئیں ان کے محرکات اور وجوہات خالص دنیاوی مفادات پر مبنی تھے۔ مثلاً "معاشی مفاد کا حصول اور سرحدوں کی توسیع' ایک قوم یا قبیلے کے جذبات کا کسی وجہ سے ایک دوسری قوم کے خلاف بھڑک اٹھنا اور پھر بدلہ کے لئے جنگ مسلط کردینا' ایک قوم کا بے انتہا طاقت ور ہو جانا اور اس طاقت کا مثبت تعمیری استعمال نہ ہونے کے باعث دوسری قوموں پر جنگ مسلط کردینا' بڑھتی ہوئی آبادی کا دباؤ۔ (مالتھیسین تھیوری' چیک آن پاپولیشن) معاشی مفادات جیسے کمیونسٹ اصطلاح میں ذرائع پیداواری و تقسیم کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔ بہت سی خوفناک جنگیں مذہبی جنون اور تعصبات کی بنا پر لڑی گئیں ہیں جن میں صلیبی جنگیں (TLSNT) جنگی تاریخ کی شرمناک ترین مثالیں ہیں ان جنگوں کا مقصد تو بیت المقدس میں قائم مسلم حکومت کو تہ و بالا کرنا تھا لیکن بیت المقدس سے زیادہ تباہی ان جنگوں نے یورپ اور ان علاقوں میں پھیلائی جہاں جہاں سے صلیبی فوجیں گذریں۔ صلیبی جنگیں دراصل ایک جنگ کی سیریز کا نام ہے جس میں ایک عجیب و غریب جنگ بھی تھی جسے (CHILDREN CRUSADE) بچوں کی صلیبی جنگ کہا جاتا ہے اس جنگ میں یورپین بچوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر جانے کے لئے تیار کیا گیا۔ بہت سے بچے تو سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کرسکے اور راستے میں ہی مرگئے اور بہت سے بچوں کو فروخت کردیا گیا صلیبی جنگوں میں بھرتی کے لئے قرض کی معافی کا لالچ بھی دیا جاتا تھا۔

ٹروجن وار ایک مشہور یونانی دیو مالائی جنگ ہے جسکا ذکر ہومر کی ایلیڈ اور اوڈیسی میں ملتا ہے یہ جنگ سپارٹا (یونان) اور ٹرائے کے درمیان لڑی گئی وجہ فساد سپارٹا کے مینی لاس کی بیوی ہیلن کا ٹرائے کے شہزادے پیرس پر فریفتہ ہونا اور پیرس کے ساتھ فرار ہو جانا اور پھر اہل سپارٹا کا ہیلن کی بازیابی کے لئے ٹرائے پر حملہ کرنا۔

اوپیم وار یعنی جنگ افیون یہ دو جنگیں ہیں پہلی اور دوسری جنگ افیون جو ۴۲۔۱۸۴۰ء میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے چین کے ساتھ لڑیں وجہ فساد یہ تھی کہ برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی برصغیر سے افیون چین سمگل کرتی تھی اور اسطرح جو دولت حاصل ہوتی اس سے چائے خرید کر یورپ بھیجی جاتی تھی جب چینی راہنماؤں نے معاشرتی دباؤ کی وجہ سے افیون پر پابندی لگادی اور اسکی سمگلنگ کو غیر قانونی قرار دے دیا تو انگریز بھڑک اٹھے اور چین پر جنگ مسلط کردی۔

دوسری عالمی جنگ کا آغاز ۱۹۳۹ء میں ہوا اور ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما پر امریکی ایٹم بم کے دھماکے سے اس جنگ کا انجام ہوا یہ جنگ اتحادیوں یعنی برطانیہ' امریکہ' روس اور فرانس وغیرہ اور سنٹرل ایکس ز یعنی جرمنی اور جاپان وغیرہ کے درمیان ہوئی۔ انسانی حقوق اور امن کے خود ساختہ چیمپین امریکہ نے ۶ اگست ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما پر ایٹم بم گرا ایک گھنٹے میں دو لاکھ چالیس ہزار انسانوں کو نیست و نابود کردیا اور جواز یہ پیش کیا کہ جنگ ختم نہیں ہو رہی تھی اس کے لئے ایٹم بم پھینک کر جنگ کو ختم کیا گیا۔

اس سے قبل ایسی جنگوں کی بھی مثال ملتی ہے جو کئی کئی سال تک جاری رہیں جیسے پیونک وار یہ تین جنگیں تھیں جو ۲۶۴ قبل مسیح سے لیکر ۱۴۶ قبل مسیح تک جاری رہیں۔ ہنڈرڈ ایئرز وار یہ جنگ فرانس اور انگلینڈ کے مابین ۱۳۳۷ء سے لیکر ۱۴۵۳ء تک لڑی گئیں۔ تھرٹی ایرز وار (۱۶۱۸ء تک ۱۶۴۸ء) یہ جنگ بوہیمیا (؟) میں ایک پروٹسٹنٹ چرچ گرائے جانے پر شروع ہوئی اور تقریباً" تیس سال تک لڑی گئی اسطرح' اور بہت دوسری جنگیں مثلاً" آسٹرو پروئین وار (۱۷۹۱ء) فرینکو پروئین وار (۱۸۷۲ء)۔ کریمین وار (۶۔۱۸۵۳ء) روسو ترکش وار ۸۔۱۸۷۷ء ٹرکو اٹلین وار ۱۲۔۱۹۱۱ء)۔ بلقان وار ۱۳۔۱۹۱۲ء) وغیرہ۔

جب سے صنعتی سرمایہ داری (INDUSTRIAL CSPITALISM) کی ابتداء ہوئی ہے کئی اور نئے محرکات جنگ نے جنم لیا ہے۔ کمزور قومیں جو صنعتی ترقی میں پیچھے رہ گئی ہیں اور اپنے معدنی وسائل کو بروئے کار نہیں لاسکیں اور نہ ہی تباہ کن ہتھیار بنا سکیں انہیں طاقتور قومیں سستا خام مال مہیا کرنے اور طاقتور قوموں کے بنائے ہوئے سامان کو خریدنے پر مجبور کرکے معاشی مفادات حاصل کیئے جاتے ہیں اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ قومیں دنیا کی دوسری قوموں کو اپنی ترقی کی بناء پر غلام بنانے کے درپے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مغربی قومی نسلی' لسانی' علاقائی اور قوم پرستی کے جذبات کو ہوا دے کر اپنے سرمایہ دارانہ مفادات پورے کرنے کی فکر میں ہیں یہاں پر اس اہم موضوع پر تفصیلاً" گفتگو تو نہیں ہو سکتی لیکن اسکے بارے میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ مغربی قوموں کا صنعتی سرمایہ داری اور قومیت پرستی کا رویہ دراصل اسکے اپنے ہی جسم کے اندر تباہی کے بیج بو رہا ہے۔

کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کے حکم سے مراد صرف حفاظتی اور مزاحمتی (DEFENCIVE) جنگ کا ہی تصور لیتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس وقت تک انتظار کریں کہ جب آپ پر واقعتا" حملہ ہو۔۔۔۔۔ یہ اسلامی تعلیمات کی غلط توجیح ہے اسلام نے جہاد کے اصول اور حقوق جنگ متعین کردیئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

(ترجمہ) تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں' تو سمجھ لو ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔

(البقرۃ ۱۹۳)

اگر آپ محسوس کریں کہ دشمن آپ کی آزادی کو کچلنے کے درپے ہے اور تیاریوں میں مصروف ہے تو قبل اسکے کہ وہ بہت زیادہ طاقتور ہو جائے اور بہت بڑی تباہی کا باعث بنے اسے کچل دو یہی بہتر ہے۔ اسلام انسانیت کے دشمنوں کے خلاف طاقت کے استعمال اور مظاہرے کے لئے ہردم تیار رہنے کا حکم دیتا ہے اور مسلمانوں کی تمام کوششیں بنی نوع انسان کے درمیان قیام امن کے لئے ہی ہونی چاہئیں۔

خدا کی راہ میں لڑنے کا مقصد مذموم ظلم اور کفری قوت توڑ کر معاشرتی انصاف کے لئے فتنہ و فساد کو ختم کرکے کل عالم میں امن قائم کرنا ہے۔

(ترجمہ) آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبالیئے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ اے خدایا ہم کو

باقی ص ۱۳ پر

مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مہاجر مدنی

قابل لعنت اعمال

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنے کو "لعنت" کہتے ہیں۔ کافروں اور مشرکوں پر تو لعنت ہے ہی' جو لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہیں ان کے بعض اعمال پر بھی لعنت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ ایسی احادیث جمع کروں جن میں مختلف اعمال سیئہ پر لعنت وارد ہوئی ہے۔ کتب حدیث میں مختصر سی جستجو سے جو احادیث مل گئیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں' مگر اہل علم محنت کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ مزید روایات مل جائیں گی۔

انسانوں کا یہ طریقہ ہے کہ شیطان پر لعنت بھیجتے ہیں خود بہت سے ایسے افعال میں مبتلا رہتے ہیں جو موجب لعنت ہیں۔ گناہ تو سب ہی چھوڑنے لازم ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ ان گناہوں سے پرہیز کرنے کا خصوصی دھیان کریں جو لعنت کے اسباب ہیں۔

شراب پینے والے دس آدمیوں پر لعنت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت بھیجی۔

۱۔ شراب بنانے والے پر۔
۲۔ شراب بنوانے والے پر۔
۳۔ اس کے پینے والے پر۔
۴۔ اس کے اٹھانے والے پر۔
۵۔ جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر۔
۶۔ اس کے پلانے والے پر۔
۷۔ اس کے بیچنے والے پر۔
۸۔ اس کی قیمت کھانے والے پر۔
۹۔ اس کے خریدنے والے پر۔
۱۰۔ جس کے لئے خریدی جائے اس پر۔

(مشکوٰۃ ۲۴۲ از ترمذی' ابن ماجہ)

مسلمان کو نقصان پہونچانا یا اسکے ساتھ مکاری کرنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہونچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے (مشکوٰۃ ۴۲۸ از ترمذی)۔

مردوں کو زنانہ پن اور عورتوں کو مردانہ وضع اختیار کرنا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی عورتوں جیسی شکل و صورت بنائیں) اور اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (مشکوٰۃ ۳۸۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجڑے بننے والے مردوں پر اور مردوں کی طرح (وضع قطع بنا کر یا لباس پہن کر) مردانہ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (بخاری شریف)۔

اس حدیث پاک میں ان مردوں اور عورتوں پر لعنت بھیجنے کا ذکر ہے جو فطرت خداوندی کو چھوڑ کر دوسری جنس کی وضع قطع' شکل و صورت' لباس پوشاک اختیار کریں البتہ جو پیدائشی ہیجڑہ ہو چونکہ وہ اپنے اختیار سے نہیں بنا ہے اس لئے اسے ملعون نہ کہا جائے گا۔ لیکن جو مرد قصداً" ترکیب اور تدبیر کرکے عورت پن اختیار کرتے ہیں یعنی اپنے اعضائے مردی کو ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کی طرح بال بڑھا کر چوٹی بناتے ہیں یا دیگر لوازم نسوانیت اختیار کرتے ہیں' حدیث بالا کی رو سے بلاشبہ وہ ملعون ہیں ایسے لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے کی اجازت دینا سخت گناہ ہے۔

مردوں کو عورتوں کا اور عورتوں کو مردوں کا لباس اختیار کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت بھیجی رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ (مشکوٰۃ ۳۸۳)

کسی مرد یا عورت سے اغلام کرنا سبب لعنت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی کے پیچھے والے حصہ میں شہوت پوری کرے۔ مشکوٰۃ ۲۷۶۔ اور مسند احمد ۳۰۹ ج۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو لوط علیہ السلام کی قوم جیسا عمل کرے۔ تین بار یوں فرمایا۔ اور مسند احمد ۳۱۷ ج۱ میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو کسی چوپائے سے اپنی شہوت پوری کرے۔

نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت اور (اس کا نوحہ) سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۱۵۱)

شوہر کی نافرمانی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے جس کی وجہ سے شوہر غصہ کی حالت میں رات گزارے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔ مشکوٰۃ ۲۸۰ از بخاری و مسلم۔

حضرات صحابہ کرامؓ کو برا کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو ان سے کہدو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔ (مشکوٰۃ ۵۵۴ از ترمذی)

سود کھانا یا سود کا کاتب اور گواہ بننا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے اور اس کا گواہ بننے والوں پر اور فرمایا کہ (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ ۲۴۴ از مسلم)

رشوت کا لینا دینا اور اس کا واسطہ بننا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔ (مشکوٰۃ ۳۲۶)

ضرورت کے وقت غلہ روکنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص دوسری جگہ سے (شہر یا بستی میں) غلہ لے کر آئے (جس سے لوگوں کو خوراک ملتی ہے) ایسا شخص مرزوق ہے (یعنی اللہ اس کو رزق دے گا) اور جو شخص (ضرورت کے وقت) غلہ روک کر رکھے (مہنگائی کا انتظار کرتا رہے) ایسا شخص ملعون ہے۔

جاندار چیز کو تیراندازی کا نشانہ بنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔ (مشکوٰۃ ۳۵۷)

عورتوں کا بالوں میں بال ملانا اور جسم گودوانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے بالوں میں بال ملانے والی پر اور بالوں میں بال ملوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر۔ (الترغیب والترہیب ۱۴۰ ج ۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور لعنت بھیجی ان عورتوں پر جو حسن کے لئے دانتوں کو گھس کر باریک بناتی ہیں جو اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ (الترغیب والترہیب ۱۴۰)

عیب چھپا کر بیچ دینا

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی (چیز) کو عیب (کے ساتھ) فروخت کردیا جس سے خریدار کو آگاہ نہیں کیا تو برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ یا (فرمایا کہ) اس پر فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ ۲۴۹)

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا اور زمین کی حد بندی کی نشانی چرانا۔

حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو زمین کی نشانی چرائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو کسی ایسے شخص کو ٹھکانہ دے جس نے (دین اسلام میں عمل یا عقیدہ کے اعتبار سے) کوئی نئی چیز نکالی ہو (مسلم ۱۶۰ ج ۲)

اس حدیث میں کئی شخصوں پر لعنت کی ہے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو زمین کی حد بندی کی نشانی کو چرالے یعنی کھیتوں کے درمیان جو نشانیاں مقرر کردیتے ہیں اس کو ہٹادے یا چرا کر پھینک دے یا مینڈھ کو کاٹ دے اور اس طرح دوسرے کی زمین اپنی زمین میں ملا لے اس پر لعنت کی۔ بہت سے لوگ پٹواری سے مل کر اور کچھ لے دے کر نقشہ بدلوا کر کسی بھی طرح دوسرے کی زمین اپنے نام کرالیتے ہیں۔ یہ سب حرام ہے۔ اور سبب لعنت ہے۔ بہت سے کسان ایسی حرکتیں کرتے ہیں اس حدیث سے عبرت حاصل کریں۔

تقدیر کو جھٹلانا اور کتاب اللہ میں کچھ بڑھا دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھ اشخاص ایسے ہیں جن پر میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (وہ چھ اشخاص یہ ہیں۔)

۱۔ اللہ کی کتاب میں بڑھانے والا۔

۲۔ تقدیر کو جھٹلانے والا۔

۳۔ اللہ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا اس کو حلال کرنے والا۔

۴۔ میری عترت یعنی اولاد کی بے حرمتی کرنے والا۔

۵۔ اور سنت کو چھوڑنے والا۔

(مجمع الزوائد ۲۰۵ ج ۲)

اس حدیث میں ابتداء" چھ افراد کا ذکر کیا لیکن شمار میں پانچ ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی کاتب سے کچھ رہ گیا ہو۔ مشکوٰۃ ۲۲ میں بھی یہ حدیث ہے۔ اس میں چھٹا آدمی اس شخص کو ذکر کیا ہے جو زبردستی اقتدار حاصل کرلے تاکہ اس کو عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا اور اسکو ذلت دے جس کو اللہ نے عزت دی۔ صاحب المشکوٰۃ نے یہ حدیث امام بیہقی کی کتاب مدخل سے نقل کی ہے۔ اس حدیث میں تارک سنت کو جو ملعون قرار دیا ہے اس سے وہ شخص مراد ہے۔ جو بالکل ہی آنحضرت صلی اللہ ﷺ کے طریقے سے روگردانی کرے یا کسی بھی سنت کا مذاق اڑائے (کذا ذکرہ ملا علی القاری فی المرقاۃ۔)

عورتوں کا قبروں پر جانا اور وہاں چراغ جلانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے جانے والی عورتوں پر اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں۔ اور جو قبروں پر چراغ جلائیں (ابوداؤد، ترمذی)۔

اس حدیث میں قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور ان لوگوں پر جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں۔ آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

نامحرم مرد و عورت کا دیکھنا اور دکھانا موجب لعنت ہے

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جسکی طرف دیکھا جائے اس پر بھی (بیہقی فی شعب الایمان)۔

یہ حدیث بہت سے جزئیات پر حاوی ہے۔ جس میں بطور قاعدہ کلیہ کے ہر نظر حرام کو مستحق لعنت بتایا ہے۔ اور نہ صرف دیکھنے والے پر لعنت بھیجی بلکہ اپنی خوشی اور اختیار سے جو کوئی مرد یا عورت کسی ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں اس پر نظر پڑ ڈالی جاسکے اس پر بھی لعنت بھیجی ہے نیز اگر کوئی بھی مرد و عورت کسی بھی مرد و عورت کے سامنے وہ حصہ کھول دے یا کھلا رہنے دے جس کا دیکھنا اس کے لیے حلال نہ ہو جس کے سامنے کھولا ہے تو یہ دکھلانے والا بھی مستحق لعنت ہے۔

نسب بدلنا

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بتایا یا اپنے مولی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس پر فرشتوں کی اور سب لوگوں کی، اللہ تعالیٰ اس سے نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مسند احمد ۱۸۷ ج ۴)

اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے تنبیہہ ہے۔ جو اپنا نسب بدلتے ہیں۔ اونچے خاندانوں کی طرف اپنی نسبت کرلیتے ہیں اور ناموں کے ساتھ انھیں نسبتوں کو لکھنا شروع کردیتے ہیں۔

یہ جو فرمایا کہ اپنے مولی کے علاوہ دوسرے کسی شخص کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی تو اس پر لعنت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمانوں کے پاس باندی اور غلام تھے اس وقت وہ غلام اور باندیوں کو آزاد کردیا کرتے تھے۔ آزاد کرنے والے ان کے مولی تھے۔ اس کے درمیان جو نسبت قائم ہوتی تھی اس کو ولا کہا جاتا تھا۔ اس نسبت کے بدلنے پر بھی لعنت وارد ہوئی ہے۔

محلل اور محلل لہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت بھیجی رسول اللہ ﷺ نے محلل پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلال کی جائے۔ (مشکوٰۃ ۲۸۴)

شریعت مطہرہ میں اول تو طلاق دینا ہی مبغوض ہے پھر اگر طلاق دے تو طلاق رجعی سے کام چلائے جس میں عدت میں رجوع ہوجاتا ہے۔ اگر تین طلاقیں دے دیں۔ (چاہے ایک ساتھ دی ہوں یا متفرق کرکے) تو پھر طلاق دینے والے شوہر کے نکاح میں دوبارہ اس طرح آسکتی ہے کہ عدت گزرنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح ہوجائے جس سے نکاح جائز ہو پھر وہ مرد جماع کرے پھر وہ طلاق دے یا مرے پھر اس کی عدت گزرے۔ اس کے بعد پہلے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے۔ بعض لوگ تین طلاق دے کر کسی دوسرے مرد سے اس شرط پر نکاح کردیتے ہیں کہ تو جماع کرکے طلاق دیدینا۔ ایسی صورت میں جو شخص حلال کرکے یعنی نکاح کرکے اور جماع کرکے طلاق دے اس کو محلل اور شوہر اول کو محلل لہ کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ نکاح اس لئے ہے کہ دونوں میاں بیوی بن کر رہیں اسلئے نہیں ہے کہ جدا ہوجائیں اور جدائی بھی ایسی جس کا نکاح سے پہلے ہی ارادہ کرلیا گیا تھا۔ یہ مقاصد شریعت کے خلاف ہے اس لئے تحلیل کا کام موجب لعنت ہوا۔

نابینا کو غلط راستے پر ڈال دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اس پر لعنت کی جو زمین کی نشانیوں کو بدل دے۔ اللہ نے اس پر

باقی ص ۱۳ پر

معاشرے کا لمحۂ فکر

علیم ناصری

جمہوریت ناکام طرزِ حکومت

مملکت (خداداد؟) پاکستان نے اپنے قیام کے روز اول ہی سے اپنے لئے پارلیمانی جمہوریت کو بطور نظام حکومت اختیار کیا مگر اس کی سالگرہیں (؟) پاکستان کی عمر سے بہت کم شمار ہوتی ہیں بلکہ غالباً نصف کے قریب رہ گئی ہیں۔ البتہ اگر اہل جمہوریت اس سنتالیس سالہ دور میں دو تین مارشل لاؤں کو بھی اپنے کھاتے میں ڈال لیں تو شاید اس کی عمر پاکستان کے برابر ہو جائے کیونکہ مارشل لاء بھی جمہوریت کی کوکھ ہی سے پیدا ہوتے رہے ہیں اور پھر مارشل لاء جمہوریت کو اپنی "پسلی" سے نکالتا رہا ہے۔ اس جملہ معترضہ پر معذرت کے بعد کہنا ہم یہ چاہتے ہیں کہ جمہوریت سے پاکستانی قوم فلاح نہیں پا سکتی۔

۱۔ جمہوری حکومت کے قیام کے لئے ملک بھر میں دو ہرے انتخابات (قومی اور صوبائی) کا ڈول ڈالا جاتا ہے جس پر کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور یہ روپے حکومت اپنے انتخابات کے سلسلے میں صرف کرتی ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ اس انتخابات میں حصہ لینے والے اشخاص اپنی کامیابی کے لئے ووٹروں کی خرید کے لئے جو مال خرچ کرتے ہیں اس کا کوئی شخص اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ اس لیے کرتے ہیں کہ جیتنے کی صورت میں ایم این اے یا ایم پی اے بن کر سرکاری طور پر اپنے علاقوں کی ترقی کے نام سے جو صوابدیدی رقوم کروڑوں میں ملتی ہیں وہ ان کے اخراجات کی کمی پوری کرنے کے کام ہی آتی ہیں۔ الاماشاء اللہ! اسطرح ترقی کے بلند بانگ دعووں کے باوصف ان علاقوں میں کہیں مکمل تعمیری کام نہیں ہوتا۔ یہ ہم اپنے مشاہدے کی بناء پر کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ رقمیں ایم این اے اور ایم پی اے حضرات علاقوں پر خرچ کرتے تو آج ملک بھر میں کہیں کچا راستہ نظر نہ آتا اور کوئی گاؤں' اسکول' ہسپتال' مرکز صحت اور دیگر عوامی بہبود کے ادارہ سے خالی نہ رہتا۔

۲۔ تعلیم یافتہ (اعلیٰ تعلیم یافتہ طلباء) لوگوں کو سرکاری ملازمتوں کی تلاش میں ایم این اے۔ ایم پی اے حضرات کی سفارش کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہونا پڑتا ہے کیونکہ ان کی تحریری اجازت یا سفارش کے بغیر کسی دفتر کو ملازم رکھنے کی اجازت نہیں۔ اس طرح زیادہ رشوت یا نذرانہ دینے والے یا ممبران کے عزیز و اقارب اور ان کے "اپنے" آدمیوں کے متعلقین ہی ملازمت کی کرسی تک پہنچتے ہیں' وہاں اہلیت (merit) کا کوئی مقام نہیں۔ اس سلسلے میں ان ممبران کے نزدیک ان کی ووٹنگ میں مدد دینے والے لوگ ہی تمام مراعات کے مستحق ہوتے ہیں۔ باقی سب "اچھوت" کے زمرے میں آتے ہیں۔ گویا جمہوری طور پر منتخب شدہ ممبر قومی خدمت کیلئے نہیں ان کی اپنی خدمت کرنے والوں کے لئے کام کرتے ہیں۔

۳۔ ملک میں غنڈہ گردی اور بدمعاشی کا جو کلچر فروغ پا چکا ہے اس کی پشت پر بھی یہی جمہوری ارباب حکومت ہوتے ہیں۔ کسی چوری یا ڈاکے میں پکڑے جانے والے لوگ پولیس کی حوالات میں بمشکل ایک رات رہتے ہیں' وہی دن رات ان کے پشت پناہوں کی طرف سے تھانوں میں ٹیلیفون کرنے میں لگتی ہے اور صبحدم وہ "باعزت" چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ ایسے اکثر وارداتیے پولیس سے خاصے متعارف ہوتے ہیں۔ اور وہ خود ہی "پشت پناہ" کو فون کرکے بتا دیتے ہے کہ آپکا یا آپ کے آدمی ہمارے پاس ہیں' ذرا "اوپر" فون کرکے ہمیں ان کی رہائی کا آرڈر لے دیں۔

۴۔ ملک میں ان دنوں منشیات کا بہت شور ہے۔ پولیس والے چرس اور ہیروئن فروشوں کے اڈوں سے واقف ہوتے ہیں اور ایک آدھ "کارروائی" ڈالنے کے لئے ان کو پکڑ کر ان کے "باسوں" کو خود ہی بتا دیتے ہیں کہ اوپر سے حکم ملا تھا تو ہم نے چھاپہ مارا اب آپ "اوپر" سے ان کی رہائی کلیر وانہ دلادیں پولیس خود بھی اس گھناؤنے کاروبار کے "باسوں" (Bosses) کو جانتی ہے اور اوپر والے تو خود ان کے ہاں ضیافتیں اڑاتے ہیں۔ وہ "باس" لوگ بھی بعض صرف ایم پی اے۔ ایم این اے کے اور بعض "کرسی نشینوں" کے آدمی ہوتے ہیں جو یہ منشیات اسمگل کرنے میں مدد دیتے ہیں یعنی ان پر کسی قسم کی قدغن نہیں لگنے دیتے کیونکہ وہ ممبر یا کرسی نشین جمہوری انتخابات میں ان کے "کانے" (مرہون منت) ہو چکے ہوتے ہیں۔

۵۔ یہ بھی دید و شنید ہے کہ انتخابات میں جاگیرداروں' کارخانہ داروں اور بڑے تاجروں کے لئے کام کرنے والے اکثر چھوٹے زمیندار یا صاحب ثروت لوگ ہوتے ہیں اور ان سب کے باڈی گارڈ عموماً بندوق بردار یا تو غنڈے ہوتے ہیں جن کا باقاعدہ گینگ ہوتا ہے۔ وہ ایک طرف تو قتل و غارت گری کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے پشت پناہوں کی حفاظت کا معاوضہ بھی لیتے ہیں۔ اور اس غنڈہ گردی کا یہ عالم ہے کہ کوئی شہری رات کو اطمینان سے نہیں سو سکتا۔ کون جانے کس وقت اور کس گھر میں ڈاکہ پڑے۔ پھر یہ ڈاکو صرف مال ہی نہیں لوٹتے' گھر والوں کو قتل اور عورتوں کی بے حرمتی کئے بغیر باہر نہیں جاتے اور یہ ان "کالی" حکومتوں کے باعث ہی ہوتا ہے۔ ان بدمعاشوں کی صرف دو ہی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک "پیشہ ور بدمعاش" اور دوسرے "سیاسی بدمعاش" اس کی وضاحت قارئین کے ذمہ ہے۔

ان مثالوں سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ جمہوری حکومتوں میں (خصوصاً برصغیر میں) ہمہ جہتی بدعنوانی' رشوت' بدنظمی' کارکردگی' اسمگلنگ' قتل و غارت غرض تمام عیب ڈنکے کی چوٹ ہوتے ہیں۔ اب بتایا جائے کہ دن رات جمہوریت کا راگ الاپنے والی حکومتیں عوام کے سکھ چین کا کوئی نمونہ اب تک پیش کر سکی ہیں؟ پاکستان کے سنتالیس سال (نصف صدی کے قریب) کسی ایک دن کی نشاندہی نہیں کر سکتے جب سکون و اطمینان کا سانس لیا گیا ہو۔ کیا یہ طویل تجربہ کافی نہیں ہے کہ اب تک اسی پر اصرار کیا جا رہا ہے؟

یہاں مثالیں تو بے شمار ہیں مگر چلتے چلتے ایک بظاہر چھوٹی سی مگر حقیقتاً ایک بہت بڑی حقیقت پیش کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ہماری ہر حکومت یہاں سیکولر نظام کو رواج دینے میں مستعد رہی ہے اور اسلام کے نام محض پاکستان کے حصول کا ذریعہ ہی سمجھا جا رہا ہے۔ عملاً "اس کو ایک گیا گزرا اور ناقابل عمل نظام یقین کر لیا گیا ہے۔ اس پر صرف یہی کہنا کافی ہوگا کہ گزشتہ حکومتوں نے بھی اپنے "بنیاد پرست" نہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور آج کی حکومت تو ہے ہی سوشلسٹ نظام کی حامی اس لیے اس پر کیا گلہ! مگر اس پر افسوس اس بات کا ہے کہ کشمیر پر دنیا بھر میں واویلا مچانے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے مظالم کی داستانیں اور خبریں اخباروں اور ٹیلی ویژن پر عام ہوتی ہیں مگر ساتھ ساتھ ٹی وی کی سکرین' ناچنے تھرکتے عشقیہ ڈرامے اور فلمیں دکھانے اور ہوسناکی کو تحریک دینے والے پروگراموں سے معمور ہوتی ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ حکومت یہاں کونسا معاشرہ پیدا کرنا چاہتی ہے' اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ایک باغی نسل کچھ ہی عرصے میں عورت' مرد کے درمیان تمام حجابات اٹھا دینے کے لئے یلغار کرنے والی

باقی ص ۱۳ پر

حکیم محمد عمران خان

اسلام میں حکومت کا تصور

ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ۔ "اور اللہ ہی کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

زمین کا صرف ایک ہی مالک ہے وہ حاکم بھی ہے اور قادر مطلق بھی ہے۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کیا خوب فرماتے ہیں کہ۔

وحدہ لا شریک لہ۔

یعنی۔ وہ واحد منفرد جو ہمارا خدا ہے جس طرح وہ اپنی ذات و صفات و عبادت میں منفرد ہے۔ اسی طرح اپنے تعلق کے لحاظ سے بھی منفرد ہے۔ یعنی یہ کہ وہ جو ہمارا ایک خدا ہے وہی ہر ذرہ سے لے کر آفتاب تک ہر ایک کا واحد خالق و مالک ہے کیڑے مکوڑے' پھول بوٹے' حیوان اور انسان سب اس کی مخلوق اور محکوم ہیں۔ تمام کائنات اسی ایک کے قبضہ قدرت میں ہے۔ پست و بلند' نشیب و فراز اور فرش و عرش سب اسی ایک کے زیر فرمان ہیں۔

(رسول وحدت ص ۵)

دوسری جگہ یوں ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ "تو کہہ کون ہے کہ تم کو بچائے اللہ سے اگر چاہے (وہ) تم پر برائی یا چاہے تم پر مہربانی اور نہ پائیں گے اپنے واسطے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔"

(احزاب : ۱۷)

ایک جگہ فرمایا۔

ترجمہ۔ "(وہ ذات جو) رات داخل کرتا ہے دن میں اور دن داخل کرتا ہے رات میں اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک مقررہ وعدے تک۔ یہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کے لئے بادشاہی ہے اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے وہ مالک نہیں کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے۔" (فاطر : ۱۳)

جو ذات تمام عالم کی ہر چیز کی مالک ہے اسی کے نافذ کردہ آئین و قوانین دنیا میں نافذ ہوں گے۔

انسان خلیفۃ الارض

قرآن میں ہے۔

ترجمہ۔ "اور اسی نے تم کو نائب (یعنی خلیفہ) کیا ہے زمین میں اور بلند کر دیئے تم میں درجے ایک کے ایک پر تاکہ آزمائے تم کو اپنے دیئے ہوئے حکموں میں بے شک تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔" (الانعام : ۱۶۵)

ایک جگہ فرمایا۔

ترجمہ۔ "تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لے جس سے چاہے اور عزت دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے تیرے ہاتھ (میں) ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (آل عمران : ۲۶)

سورۃ حج میں فرمایا۔

ترجمہ۔ "وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو قدرت دیں ملک (یعنی زمین) میں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ اور حکم کریں بھلے (یعنی نیک) کام کا اور منع کریں برائی سے اور اللہ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام۔" (الحج : ۴۱)

وہ لوگ جنہیں زمین میں قوت عطا کی جاتی ہے وہی عنان حکومت سنبھالتے ہیں لیکن اس ذمہ داری کو سنبھالتے ہوئے وہ خود مقتدر اعلیٰ نہیں بن جاتے۔ ان کے ذہن میں یہ تصور ہر لحظہ جاگزیں رہتا ہے کہ انہیں ان کے مالک نے جو ذمہ داری سونپی ہے انہیں اسے اس کے احکامات کے عین مطابق ہی ادا کرنا ہے۔ اس میں وہ اپنی خواہشات کے مطابق سرمو تبدیلی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ انہی اصولوں کو عمل میں لاتے ہوئے اس نے زمین پر اپنے بندوں میں بعض کو چن کر اپنا نائب یعنی خلیفہ بنایا تاکہ وہ اس کے احکامات رائج کریں۔ یہ ایک زمینی حاکم کی ذمہ داریاں ہیں۔ جب تک انسان اللہ کو حاکم اعلیٰ تصور کر کے اس سے ڈرتے ہوئے اس کو یاد کرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرتا رہا احکام شریعت مانتا رہا فتح و نصرت و کامیابیاں قدم چومتی رہیں مگر جب سے انسان صراط مستقیم کو چھوڑ بیٹھا تو خدا نے اس کو بار بار مہلت دی مگر وہ پھر بھی باز نہ آیا تو اس کا حشر ایسا ہوا کہ آنے والی نسلوں کے لئے باعث عبرت بن گیا۔ چنانچہ نمرود' فرعون' ہامان' قارون' شداد وغیرہ جو کہ اپنے وقت کے طاقتور حاکم تھے ان کا انجام قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

فرعون کا حشر

ترجمہ۔ "تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔" (نازعات : ۲۵)

ترجمہ۔ "پھر پکڑا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پھر پھینک دیا ہم نے ان کو دریا میں سو دیکھ لے کیا ہوا انجام گناہگاروں کا۔" (قصص : ۴۰)

ترجمہ۔ "کیا تو نے دیکھا نہیں (کہ) کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ وہ جو ارم میں تھے بڑے ستونوں والے کہ بنی نہیں ویسی سارے شہروں میں اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے تراشا پتھروں کو وادی میں اور فرعون کے ساتھ وہ میخوں والا یہ سب تھے جنہوں نے سر اٹھایا ملکوں میں پھر بہت ڈالی ان میں خرابی پھر پھینکا ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا بے شک تیرا رب لگا ہے گھات میں۔" (فجر : ۱۳)

ریاست کا تصور

سیاسی مفکرین نے ریاست کی تعریف کئی طرح سے کی ہے۔

۱۔ ارسطو کہتا ہے کہ ریاست خاندانوں اور دیہات کی اس تنظیم کا نام ہے جس کا مقصد ایک مکمل اور خود کفیل زندگی بسر کرنا ہو۔

۲۔ پروفیسر ہالینڈ کہتے ہیں کہ ریاست سے مراد ایک کثیر تعداد انسانوں کی جماعت ہے جو کسی معین خطہ زمین پر آباد ہو جن کی اکثریت کی رائے کو اقلیت کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہو۔

۳۔ امریکی صدر وڈ رولسن کے خیال میں ریاست نام ہے اس آبادی کا جو قانون کی اطاعت کے لئے معین جغرافیائی حدود کے اندر منظم ہو گئے ہوں۔ ریاست کے بارے میں قدیم اور صحیح نظریہ یہ ہے۔

۴۔ نظریہ تخلیق ربانی The Divine Origin Theory یہ نظریہ ریاست کی ابتدا کے بارے میں سب سے قدیم سمجھا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ریاست خدا کی مرضی سے وجود میں آئی تھی اور انسان کی مرضی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ بادشاہ یا حکمران خدا کے نائب کی حیثیت سے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہیں۔ عوام انہیں برطرف نہیں کر سکتے۔ اچھا اور برا حاکم خدا کی طرف سے سزا یا جزا کے طور پر عوام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ بادشاہ صرف خدا کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ "(شہریت" اسلام الدین)

اسلامی ریاست کی حکومت صرف اس حد تک خود مختار ہوتی ہے کہ اس نے مقتدر اعلیٰ کے احکامات و قوانین نافذ کرنے کے اقدامات روبہ عمل لانے ہیں۔ ان احکامات میں ترمیم و تنسیخ اس کے دائرۂ اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ ان الحکم الا للہ یعنی۔ "حکم اللہ کے سوا کسی اور کا نہیں ہو گا۔" (یوسف : ۴۰)

سورۃ العمران میں اس تصور کو اتنا واضح کر دیا گیا ہے کہ کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

یقولون هل لنا من الامر من شئی قل ان الامر کله لله۔

ترجمہ۔ "وہ یوں کہہ رہے تھے کیا ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے' آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا (چلتا) ہے۔" (آل عمران : ۱۵۴)

اسلامی ریاست کا تعین جغرافیائی حدود کی بنا پر نہیں کیا جاتا بلکہ قرآنی اصولوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ہر وہ فرد جو

دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائے خواہ وہ کسی بھی خطے کا باشندہ ہو' کسی بھی خاندان سے تعلق ہو' امت مسلمہ کا ایک رکن بن کر اسلامی ریاست کا شہری بن سکتا ہے۔

انسان کیسے بھٹکا؟

اور جب انسان اپنے رب کی نافرمانی پر اتر آیا۔ اس کی دی ہوئی تعلیم میں رد و بدل اور خیانت کی یا بالکل حذف ہی کر دیا تو صراط مستقیم کے بالمقابل "سیکولرزم" بھی پیدا ہوا۔ سوشلزم بھی وجود میں آیا اور کمیونزم کی بنیاد بھی رکھی گئی۔ قوموں نے جوق در جوق ان نظاموں کو اپنایا۔ ان کو اپنانے میں جلدی اس لئے کی تھی کہ فطرتاً" انسان کسی قاعدے قانون پر عمل کرکے زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ چونکہ ان قوموں کے مذاہب میں دنیاوی امور کا کوئی نظام موجود نہ تھا ان کی کتابوں میں صرف مذہبی تعلیم دی گئی تھی۔ آداب معاشرت کی کوئی تعلیم نہ تھی۔ جس کی بنا پر انہوں نے دین الگ اور دنیا کو الگ سمجھا۔ اور جب دنیا کو انہوں نے دوسرے طریقوں سے حاصل کرنے کی کوشش کی تو ان میں غیر فطری طرز زندگی یعنی سیکولرزم' سوشلزم اور کمیونزم کا تصور غالب آگیا اور پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

اسلام میں حکومت کا تصور

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب" لکھتے ہیں۔

"اسلامی حکومت ایک شورائی حکومت ہے جس میں امیر کا انتخاب مشورہ سے ہوتا ہے۔ خاندانی وراثت سے نہیں۔ آج تو اسلامی تعلیمات کی برکت سے پوری دنیا میں اس اصول کا لوہا مانا جاچکا ہے۔ شخصی بادشاہتیں بھی طوعاً" و کرہاً اسی طرف آرہی ہیں۔ لیکن اب سے چودہ سو سال پہلے کے زمانے کی طرف مڑ کر دیکھئے جبکہ پوری دنیا پر آج کے تین بڑوں کی جگہ دو بڑوں کی حکومت تھی۔ ایک کسریٰ دوسرا قیصر۔ اور ان دونوں کے آئین حکومت شخصی اور وراثتی بادشاہت ہونے میں مشترک تھے۔ جس میں ایک شخص واحد لاکھوں کروڑوں انسانوں پر اپنی قابلیت و صلاحیت سے نہیں بلکہ وراثت کے ظالمانہ اصولوں کی بناء پر حکومت کرتا تھا اور انسانوں کو پالتو جانوروں کا درجہ بھی بادشاہی انعام سمجھا جاتا تھا۔ یہی نظریہ حکومت دنیا کے بیشتر حصے پر مسلط تھا۔ صرف یونان میں جمہوریت کے چند دھندلے اور ناتمام نقوش پائے جاتے تھے۔ لیکن وہ بھی اتنے ناقص تھے کہ ان پر کسی مملکت کی بنیاد رکھنا مشکل تھا۔ اسی وجہ سے جمہوریت کے ان یونانی اصولوں پر کبھی کوئی مستحکم حکومت نہیں بن سکی بلکہ وہ اصول ارسطو کے فلسفے کی ایک شاخ بن کر رہ گئے۔ اس کے برخلاف اسلام نے حکومت میں وراثت کا غیر فطری اصول باطل کرکے امیر مملکت کا عزل و نصب جمہور کے اختیار میں دے دیا۔ جس کو وہ اپنے نمائندوں اہل حل عقد کے ذریعہ استعمال کرسکیں اور بادشاہ پرستی کی دلدل میں پھنسی ہوئی دنیا اسلامی تعلیمات ہی کے ذریعہ اس عادلانہ اور فطری نظام سے آشنا ہوئی اور یہی روح ہے اس طرز حکومت کی جس کو آج جمہوریت کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن موجودہ طرز کی حکومتیں چونکہ بادشاہی ظلم و ستم کے رد عمل کے طور پر وجود میں آئیں تو وہ بھی اس بے اعتدالی کے ساتھ آئیں کہ عوام کو مطلق العنان بنا کر پورے آئین حکومت اور قانون مملکت کا ایسا آزاد مالک بنایا کہ ان کے قلب و دماغ زمین و آسمان اور تمام انسانوں کے پیدا کرنے والے خدا اور اس کی اصلی مالکیت و حکومت کے تصور سے بھی بیگانہ ہوگئے۔ اب ان کی جمہوریت خدا تعالیٰ ہی کے بخشے ہوئے عوامی اختیار پر خدا تعالیٰ کی عائد کردہ پابندیوں کو بھی بار خاطر خلاف انصاف تصور کرنے لگیں۔ اسلامی آئین نے جس طرح خلق خدا کو کسریٰ و قیصر اور دوسرے شخصی بادشاہوں کے جبر و استبداد کے پنجے سے نجات دلائی۔ اسی طرح ناخدا آشنا مغربی جمہوریتوں کو بھی خدا شناسی اور خدا پرستی کا راستہ دکھلایا اور بتلایا کہ ملک کے حکام ہوں یا عوام۔ خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے قانون کے سب پابند ہیں ان کے عوام اور عوامی اسمبلی کے اختیارات' قانون سازی' عزل و نصب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے اندر ہیں ان پر لازم ہے کہ امیر کے انتخاب میں اور پھر عہدوں منصبوں کی تقسیم میں ایک طرف قابلیت اور صلاحیت کی پوری رعایت کریں۔ دوسری طرف ان کی دیانت و امانت کو پرکھیں۔ اپنا امیر ایسے شخص کو منتخب کریں جو علم' تقویٰ' دیانت و امانت' صلاحیت اور سیاسی تجربہ میں سب سے بہتر ہو پھر یہ امیر منتخب بھی آزاد اور مطلق العنان نہیں بلکہ اہل الرائے سے مشورہ لینے کا پابند رہے۔ قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کا تعامل اس پر شاہد عدل ہیں۔ (معارف القرآن ص۲۲ ج۲)

اسلامی آئین نے عوام کو یہ اختیار ہی نہیں دیا کہ جس کو چاہیں امیر بنا دیں بلکہ ان پر لازم قرار دیا ہے کہ علم و عمل اور صلاحیت کار اور خدا ترسی اور دیانت کی رو سے جس شخص کو بہتر سمجھیں صرف اسی کو امیر منتخب کریں تو جس شخص کو ان اعلیٰ صفات و اوصاف کے تحت منتخب کیا گیا ہو۔ اس پر ایسی پابندیاں عائد کرنا جو بددیانت اور فساق و فجار پر عائد کی جاتی ہیں عقل و انصاف کا خون کرنا اور کام کرنے والوں کی ہمت شکنی اور ملک و ملت کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

(ص۲۲۹ ج۲)

ابن کثیر نے فرمایا کہ مہمات مملکت میں مشورہ لینا واجب ہے۔ اسلام میں امیر کا انتخاب بھی مشورہ پر موقوف کرکے زمانہ جاہلیت کی شخصی بادشاہتوں کو ختم کیا ہے۔ جنہیں ریاست بطور وراثت کے ملتی تھی۔ اسلام نے سب سے پہلے اس کو ختم کرکے حقیقی جمہوریت کی بنیاد ڈالی۔ مگر مغربی جمہوریت کی طرح عوام کو ہر طرح کے اختیارات نہیں دیئے بلکہ اہل شوریٰ پر بھی کچھ پابندیاں عائد فرمائی ہیں۔ اس طرح اسلام کا نظام حکومت شخصی بادشاہت اور مغربی جمہوریت دونوں سے الگ ایک نہایت معتدل دستور ہے۔"

(معارف القرآن ص۵۰۵ ج۷)

قیام پاکستان کا مقصد

ایک نعرہ جو بچپن سے سنتے چلے آرہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے اس نعرہ میں اضافہ کرکے اس کو مکمل کیا یعنی محمد رسول اللہ۔ اپنے بزرگوں سے اور تحریک آزادی کی کتابوں میں پڑھتے چلے آرہے ہیں کہ پاکستان اسلام و قرآن کے نام پر وجود میں آیا تھا۔ اسی بنا پر اس مملکت کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔ ماہر سیاست محمد ظریف صاحب لکھتے ہیں کہ۔

"اگرچہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں متعدد کوششیں کی جاتی رہی ہیں نیز مختلف دساتیر میں خصوصی طور پر اسلامی دفعات کو شامل کیا گیا۔ تاہم بدقسمتی سے کسی بھی حکومت نے سنجیدگی کے ساتھ اسلام نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ۱۹۷۳ء کے دستور کے متعلق یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اس کے ذریعہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ تاہم اس وقت کی حکومت اس سلسلے میں قطعاً" غیر سنجیدہ تھی۔" (سیاسیات ص۲۱۷)

پاکستان کے اولین آئین کے مطابق ایسے تمام قوانین جو اسلام و سنت سے متصادم ہوں کالعدم قرار دیئے جائیں گے اور ان کے بجائے شریعت کے قوانین نافذ ہوں گے اور یہ کہ تمام قوانین شریعت کے مطابق کردیئے جائیں گے۔ اسی قسم کی شقیں بعد کے آئین میں بھی موجود ہیں۔ مگر ان ۴۷ سالوں میں ہماری آنے والی نسلوں کو اسلامی قدروں سے روشناس کرانے کے بجائے اسلام سے دور کیا گیا جس کا ذریعہ ناقص تعلیمی پالیسی' معاشرتی کوتاہیاں اور مغربی تہذیب کی قربت ہے۔

پاکستان میں اسلامی احکامات

اگر دیکھا جائے تو اس طویل عرصہ میں صرف چند اسلامی احکام مسلمان عوام کی طویل جدوجہد اور قربانیوں کے بعد نافذ کئے گئے۔

۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا (اور بعد میں ان کو حکومت کا بھرپور تعاون بھی حاصل رہا)۔

۲۔ شراب پر پابندی عائد کی گئی (لیکن فیکٹریاں اب تک موجود ہیں اور مزید نئی فیکٹریاں حال ہی میں کھلی ہیں۔ مری کی شراب مشہور عام ہے۔ ہر شخص جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوا کر باآسانی پی سکتا ہے اور اکثر حضرات کو تو اس کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی)۔

۳۔ قصاص و دیت کا قانون نافذ کیا گیا (لیکن ہمارا عدالتی و قانونی ڈھانچہ ابھی تک دور غلامی کی یادگار کے طور پر قائم ہے۔ اس وجہ سے یہ قانون اکثر قاتلوں پر لاگو نہیں ہوتا سوائے چند ایک کے کیونکہ ہمارے پیشہ ور وکلاء اور اقرباء پروری اور چودھراہٹ کی بنا پر قاتل قاتل ہی ثابت نہیں ہوتا تو قانون کس پر نافذ ہوگا)۔

پاکستانی مسلمانوں کے زوال کے اسباب

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پاکستان دنیا کی ایک مثالی مملکت ہوتی جہاں صرف قرآن و سنت کی روشنی میں تمام قوانین مرتب کئے جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ چونکہ دو سو سال تک انگریز کی غلامی ہمارے دلوں میں کچھ اس طرح سما چکی تھی کہ انگریز کو ہم نے اپنی سرزمین سے تو نکال دیا تھا لیکن اس کی غلامی کا طوق ابھی تک گلے میں ڈال رکھا ہے۔ لہٰذا ہم نے ایسی راہ اختیار کی کہ خود کو مسلمان بھی کہلائیں اور انگریز بھی ہم سے خوش رہے۔

پاکستان میں سیاسی بد نظمی

پاکستان میں سیاسی بد نظمی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم نے حاکم مطلق کے جاری کردہ قوانین کو یکسر رد کردیا ہے۔ نام نہاد جمہوریت کا سہارا لیتے ہوئے ہم نے اپنے قوانین کچھ اس طرح مرتب کئے کہ اس میں جب کوئی سربراہ یا پارلیمنٹ چاہے تو اپنی مرضی سے ردوبدل کرسکتے ہیں جس کی وجہ سے لاقانونیت پھیلی اور برائیاں سامنے آئیں۔

پاکستان میں وہ جمہوریت بھی نہیں ہے جس کی بنیاد مختلف ماہرین سیاسیات نے رکھی ہے۔ ہمارے یہاں نہ تو جمہوریت ہے نہ اسلامی جمہوریت ہے۔ نہ سوشلزم ہے اور نہ ہی کمیونزم۔ ہمارے یہاں ایک ایسا عجیب و غریب نظام ہے جو شاید اسلام آنے سے پہلے عرب میں رائج تھا۔ ہمارے ملک کی ۸۰ فیصد آبادی دیہی علاقوں پر مشتمل ہے اور ان علاقوں میں صرف سرداروں' نوابوں' چودھریوں اور وڈیروں کا نظام چلتا ہے۔ ان کے معاملات میں مقامی سرکاری اہلکار کسی قسم کی دخل اندازی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ ہر شخص ان آقاؤں کے حکم کا غلام ہے جن کو انگریزوں نے ان کی وفاداری کے صلے میں جاگیریں بخشی تھیں۔ شہروں میں انگریزی تہذیب و معاشرت پھیلتی جاری ہے جس کے سیاسی اثرات بھی مایوس کن ہیں۔

مسائل کا حل

ہم مسلمان ہیں' ہمارے مسائل کا حل کسی خود ساختہ قانونی کتاب میں موجود نہیں ہے بلکہ صرف اسلام کی تعلیمات میں ہمارے مسائل کا حل موجود ہے۔ دین اسلام صرف چند مخصوص عبادات کا نام نہیں بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کے لئے نظام زندگی کا نام ہے۔ اسلام ہر شخص کی پوری زندگی کے نظام کا نام ہے۔ اس میں نظام اخلاق بھی ہے تو نظام عبادات بھی ہے۔ نظام معیشت بھی ہے تو نظام معاشرت بھی ہے۔ صداقت کا نظام بھی ہے تو سیاست کا نظام بھی ہے۔ اس میں تعزیرات کے علاوہ بین الاقوامی روابط کے قوانین بھی ہیں۔ پاکیزہ مالیاتی نظام بھی دین اسلام کا ہی حصہ ہے۔ پاکستان و پوری دنیا کے مسائل کا حل صرف نفاذ شریعت میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ آپ ؐ کی اطاعت ہمارے لئے لازمی ہے۔ تمام مسلمانوں بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کے لئے راہ نجات صرف آپ ؐ کی اطاعت میں ہے۔ اگر ہم نے آپ ؐ کی سنت پر پوری طرح عمل کیا جن باتوں سے آپ نے رکنے کا حکم فرمایا ہے ان سے بچے رہے اور جن کو کرنے کا حکم فرمایا ان کو بجا لائے تو ہمارے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کا دشمن ہمارا اپنا خود ساختہ طرز زندگی ہے۔ ہمیں اگر ضرورت ہے تو صرف نفاذ شریعت کی اور رسول اللہ ﷺ کی صریح حدیث موجود ہے کہ۔

"جب تمہارے حکام تم میں' تم سے بہترین آدمی ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورہ سے طے ہوا کریں تو زمین کے اوپر رہنا تمہارے لئے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام بدترین افراد ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کے اندر دفن ہوجانا تمہارے زندہ رہنے سے بہتر ہوگا۔" (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۱۹)

بقیہ: جہاد انصاف کا ذریعہ

اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے کوئی حامی و مددگار پیدا کردے۔ (النساء ۷۵)

اس ساری بحث سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد نہ تو مذہبی برتری کی جنگ ہے اور نہ معاشی مفادات کے حصول کی جنگ۔ اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی جنگ خدا کی مخلوق کے لئے معاشرتی و سماجی انصاف کے لئے لڑی جانے والی جنگ ہے تاکہ خطہ ارض پر امن کا قیام ممکن ہوسکے۔

اگر آپ واقعتاً" کرہ ارض پر حقیقی امن کا قیام چاہتے ہیں اگر آپ مذہب کی انسانی زندگی کے ساتھ ہم آہنگی چاہتے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ اعلیٰ معاشرتی اقدار کا تحفظ کیا جائے اور ان کی نشوونما کی جائے تو آپ کو بلکہ تمام بنی نوع انسان کو آخر کار اسلام ہی کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا فلسفہ حیات ہے جسکے دامن میں امن ہے امن کی ضمانتیں ہیں۔

بقیہ: جمہوریت ناکام طرز حکومت

ہے جس ٹی وی پر کشمیری عورتوں کی بے حرمتی کا واویلا مچایا جاتا ہے اسی پر قوم کی بیٹیوں کو بھیڑیوں کے ساتھ کھل کھیلنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اگر ادھر کا غم و اندوہ ہے تو گھر میں عیاشی اور اوباشی کے مناظر کیسے؟ اس پر یہی کہا جائے گا ع

یہ سب کارنامے ہیں جمہوریت کے۔

اس تمام دردسری کا مقصد یہی ہے کہ جمہوری حکومتیں قوم کو فلاح سے نہیں قرقابی سے دوچار کرکے رہیں گی۔ وہ غرقابی خواہ عذاب الٰہی کی صورت میں ہو خواہ ایک جنگلی قوم کی تشکیل کی صورت میں! اس کے لئے ہمارے علمائے کرام کو سرجوڑ کر کوئی مداوا سوچنا چاہئے۔ اسلامی جماعتوں کو اس طرف فوراً" توجہ دینی چاہئے ورنہ پانی سر سے گزر گیا تو کچھ ہاتھ نہ آئے گا اور آپ آخرت میں بازپرس سے مبرا نہیں رہ سکیں گے۔ ہم اسلامی جماعتوں کے سربراہوں سے پوچھنا چاہتے ہیں ع

کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور)

بقیہ: قابل لعنت اعمال

لعنت کی جو اپنے مولیٰ کے علاوہ دوسروں سے ولا کا تعلق پیدا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی جو نابینا کو راستے سے بھٹکادے' اللہ نے لعنت کی اس شخص پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے' اللہ نے لعنت کی اس شخص پر جو کسی جانور سے شہوت پوری کرے۔ اللہ نے لعنت کی اس پر جو اپنے ماں باپ کو دکھ دے اللہ نے لعنت کی اس پر جو لوط علیہ السلام کی قوم والا عمل کرے۔ اس کو تین بار فرمایا۔ (مسند احمد ۳۱۷ ج ۱)

پیسے کا غلام بننا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دینار کا غلام اور درہم کا غلام لعنت کیا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۴۱)

اس حدیث میں اصلی دنیادار کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یوں تو دنیا میں پیسہ سبھی کماتے ہیں اور کمانا پڑتا بھی ہے۔ حلال کمائیں۔ حلال کمائیں اس میں کچھ حرج نہیں۔ بلکہ اپنی ضرورتوں کے لئے حلال کمانے میں ثواب بھی ہے۔ لیکن یہ بات کہ پیسے ہی کا غلام ہو کر رہ جائے۔ پیسے ہی کے لئے کمائے اور نہ حلال دیکھے نہ حرام دیکھے۔ سوئے بھی پیسے کے لئے جاگے بھی پیسے کے لئے' کسی سے ملے بھی تو پیسے کے لئے نہ تن کا ہوش ہو نہ پیٹ کا خیال۔ نہ ماں باپ نہ اولاد کا فکر۔ نہ اللہ کے فرائض اور واجبات کا دھیان۔ بس کماتا ہی کماتا ہے ایسا شخص دینار و درہم کا غلام ہے اس پر اللہ کی لعنت کی گئی ہے۔

شبان ختم نبوت ضلع خوشاب

شبان ختم نبوت کے سرپرست جناب قاری سعید احمد اسد صاحب کی نگرانی میں مورخہ ۲۰-۸-۹۵ کو بمقام جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ المعروف میاں گجو والی میں نئے الیکشن کے سلسلہ میں اجلاس ہوا۔ جس میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کثرت رائے کے فیصلے کے مطابق مندرجہ ذیل ارکان کو نامزد کیا گیا۔

مظہر الحق صاحب صدر' محمد ادریس صاحب سینئر نائب صدر' عطاء الرحمن صاحب جونیئر نائب صدر' عبدالخالق صاحب جنرل سیکریٹری' عبدالقدیر صاحب سینئر جوائنٹ سیکریٹری' محمد علی صاحب جونیئر جوائنٹ سیکریٹری' سائیں محمد فاروق صاحب خزانچی' محمد جہانگیر صاحب اطلاعات و نشریات۔

اس کے بعد حلف برداری کی بھی تقریب ہوئی' جس میں درج بالا کامیاب ارکان نے اپنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا اور آخر میں دعائے خیر کی گئی

مولانا عبدالغفار حسن صاحب

مسلم خواتین کے بنیادی اوصاف

عسیٰ ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عبدات سائحات ثیبت و ابکارا۔ (سورۃ تحریم)

اگر نبی تم سب کو چھوڑ دے تو توقع ہے اس کا رب بدلہ میں دے دے اس کو عورتیں تم سے بہتر' اسلام و ایمان والیاں' خدا کی طرف یکسو ہونے والیاں' توبہ کرنے والیاں' عبادت گزار' روزے دار' بیاہی ہوئی اور بے بیاہی۔

اس آیت میں نیک بیویوں کے چند اخلاقی اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ مسلمات : اسلام والیاں یعنی جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدا کی مرضی کے تابع کردی ہو۔

۲۔ مومنات : ایمان والیاں۔ یعنی جن کے دل یقین کی دولت سے بھرپور ہیں۔ خدا کی ذات' صفات' فرشتوں' رسولوں اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

۳۔ قانتات : یعنی جو عبادات کو یکسوئی اور دل کی توجہ کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔ قنوت کے دوسرے معنی نماز میں قیام کے بھی لئے گئے ہیں۔

۴۔ تائبات : توبہ کرنے والیاں۔ یعنی وہ اپنی عبادت اور خشوع خضوع کی بنا پر زہد و تقویٰ کے فریب میں مبتلا نہیں ہوتیں بلکہ ان کو ہر آن اپنی لغزشوں' کوتاہیوں اور کمزوریوں کا احساس رہتا ہے اور خدا کے حضور توبہ و استغفار کے ذریعے معافی چاہتی رہتی ہیں۔

۵۔ عابدات : عبادت کرنے والیاں۔ یعنی جو اپنی زندگی اور غلامی کا اعتراف کرتے ہوئے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کررہی ہیں۔

۶۔ سائحات : روزے دار۔ سائحات کی تفسیر میں مفسرین سے کئی معنی منقول ہیں۔ ان میں زیادہ مناسب روزے دار کے معنی ہیں۔ اس آیت میں اس سے پہلے قانتات سے نماز کی طرف اشارہ تھا۔ اب سائحات سے روزے کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اس آیت میں ایک مسلم خاتون اور نیک بیوی میں جو بنیادی اوصاف پائے جانے ضروری ہیں ان سب کو جمع کردیا گیا ہے۔

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصدقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین الله کثیرا والذاکرات اعد الله لهم مغفرة و اجرا عظیما۔ (سورۃ احزاب)

بلاشبہ مسلم مرد اور مسلم خواتین' مومن مرد اور مومن خواتین' خدا کی طرف متوجہ ہونے والے مرد اور متوجہ ہونے والی خواتین' راست باز مرد اور راست باز خواتین' صبر والے مرد اور صبر والی خواتین' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی خواتین' صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں' روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں' عصمت کے محافظ مرد اور عصمت کی محافظ عورتیں' اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مغفرت کا سامان اور اجر عظیم تیار کیا ہوا ہے۔

اس آیت میں مردوں کے پہلو بہ پہلو نیک خواتین کے دس اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۔ مسلمات۔ ۲۔ مومنات۔ ۳۔ قانتات۔

۴۔ صادقات : راست باز۔ یعنی انہوں نے اپنے رب سے وفاداری کا جو عہد کیا ہے اور بندوں سے انہوں نے جو معاملات میں وعدے کئے ہیں۔ ان سب میں وہ راست بازی اور سچائی پر کاربند رہتی ہیں۔

۵۔ صابرات : صبر والیاں۔ یعنی خدا کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے جو بھی مصیبت آتی ہے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرلیتی ہیں۔ حالات کتنے ہی ناموافق ہوں اور ماحول کتنا ہی ناسازگار ہو لیکن وہ اپنی زبان' جذبات اور غصہ پر قابو رکھتی ہیں۔

۶۔ خاشعات : خشوع والیاں۔ یعنی جن کی زندگی خاکساری اور تواضع کا نمونہ ہے۔ اور ان کی عبادت میں بھی عاجزی و فروتنی پائی جاتی ہے۔

۷۔ متصدقات : صدقہ دینے والیاں۔ یعنی ان کا دل بخل اور حرص جیسے گندے اخلاق سے پاک ہے۔ سخاوت و فیاضی سے ان کی زندگی آراستہ ہے۔ خدا کے دین کی سربلندی کے لئے خرچ کرنا ان کے لئے باعث فرحت اور خلق خدا کی خدمت میں مال لٹانا ان کے لئے موجب راحت ہے۔

۸۔ صائمات : روزے دار۔ خواہشات اور جذبات کو قابو میں رکھنے میں روزے کا نمایاں مقام ہے۔ اس لئے یہاں اس کا ذکر زیادہ مناسب ہے۔

۹۔ حافظات : اپنی عصمت کی محافظ۔ عفت و پاک دامنی انسانیت کا جوہر ہے۔ خصوصاً صنف نازک کے لئے تو زندگی کا بنیادی سرمایہ ہے۔ اس کے بغیر تو ایک عورت ۔ آب موتی کی سی بھی وقعت نہیں رکھتی۔

۱۰۔ ذاکرات : اللہ کو یاد کرنے والیاں۔ یعنی جن کا دل ہم خدا کی یاد سے معمور رہتا ہے اور جن کی زبان بھی خدا کے ذکر سے تر رہتی ہے۔

مذکورہ بالا دس اوصاف میں کمی آئے یا کوتاہی ہو تو اللہ کے ذکر سے اس کی تلافی کی جاسکتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا ان کی صفائی کیسے ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تلاوت قرآن اور موت کو زیادہ یاد کرنے سے۔

یاایها النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتها فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا۔ وان کنتن تردن الله و رسوله والدار الاخرۃ فان الله اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما۔ (الاحزاب)

اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کی خواہش مند ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دے دلا کر خوشگوار طریقے سے رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ' اس کے رسولؐ اور دار آخرت کی آرزومند ہو تو (یاد رکھو) کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک کردار خواتین کے لئے (اپنے ہاں) بڑا اجر و ثواب تیار کیا ہوا ہے۔

نزول آیت کا پس منظر

حدیث کی مشہور کتاب مسند احمد میں ایک طویل روایت ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ازواج مطہرات کی طرف سے نان نفقہ کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی اس معاملہ میں دخل دیتے ہوئے اپنی صاحبزادیوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ) کو سرزنش کرنی پڑی کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کیا جائے جس کے آپؐ متحمل نہیں ہو سکتے۔

اس موقع پر یہ (مذکورہ بالا آیات) نازل ہوئیں۔ صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہؓ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان آیات کے نزول کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

انی اذکر لک امرا ما احب ان تعجلی فیہ حتیٰ تستامری ابویک' قالت وما ھو قال فتلا علیھا یاایھا النبی قل لازواجک الایۃ قالت عائشۃ افبک استامر ابوی بل اختار اللہ و رسولہ اسالک ان لا تذکر لامرأۃ من نسائک ما اخترت فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یبعثنی معنفا' ولکن بعثنی معلما میسرا لا تسألنی امراۃ منھن عما اخترت الا اخبرتھا۔ (اسی سے تقریباً ملتی جلتی روایت صحیح بخاری میں ہے)۔

یعنی آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں (لیکن ساتھ ہی) میں نہیں چاہتا کہ تم جلد بازی سے کام لو' تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو' حضرت عائشہؓ نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟

آپؐ نے یہ (مذکورہ بالا) آیات تلاوت فرمائیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں آپؐ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ (میرا ایک ہی جواب ہے) میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند رکھتی ہوں۔ ساتھ ہی میری گزارش ہے کہ میرے اس اختیار و پسندیدگی کا تذکرہ باقی ازواج مطہرات کے سامنے نہ فرمائیں' آپؐ نے فرمایا (ایسا نہیں ہو سکتا) مجھے اللہ تعالیٰ نے سخت خو بنا کر نہیں بھیجا ہے' بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو سہولت و آسانی کی راہیں ہموار کرنے والا ہو۔ مجھ سے جس بیوی نے بھی تمہارے طرز عمل کے بارے میں سوال کیا میں اسے صاف صاف بتادوں گا۔

ان آیات اور حدیث کے مطالعہ سے معیاری خاتون کے چند نمایاں اوصاف سامنے آتے ہیں۔

۱۔ ایک بلند کردار معیاری خاتون کی نگاہ میں دنیاوی آرائش و زیبائش اور تکلفات کے مقابلہ میں اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی اور آخرت کی فلاح و کامرانی مقدم ہوتی ہے۔

۲۔ ایک نیک' پاک سیرت خاتون دوسری خوشحال عورتوں کی ریس میں یا اپنی برتری کا مظاہرہ کرنے کے لئے شوہر کی بساط سے زیادہ مطالبات کی بھرمار نہیں کرتی' بلکہ وہ نہایت قناعت پسند اور وفا شعار ہوتی ہے کہ شوہر سے نیک کاموں میں تعاون کرتے ہوئے اپنے ذرائع آمدنی کے مطابق کفایت شعاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سادہ زندگی گزارنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے' یہی وہ خاتون ہے جس کے بارے میں ایک حدیث میں ہے۔ خیر متاع الدنیا المرۃ الصالحۃ متاع دنیا میں سے بہترین شے نیک کردار صالح بیوی ہے۔

ساتھ ہی اس روایت سے مثالی شوہر کا ایک اعلیٰ کردار نمایاں ہوتا ہے۔ مثالی شوہر اپنی بیوی سے جھوٹے وعدے نہیں کرتا' گول مول باتیں نہیں بناتا بلکہ اصل صورتحال بیوی کے سامنے پوری وضاحت اور سچائی کے ساتھ رکھ دیتا ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلھا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (صحیح مسلم)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا ایک متاع (سامان زیست) ہے اور دنیاوی زندگی کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

تشریح

صالح معاشرہ' میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات اور گھر والوں کی صلاحیت پسندانہ زندگی ہی سے وجود میں آتا ہے۔ اس لئے نیک بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا گیا ہے۔

اگر عورت صلاحیت و نجابت کے جوہر سے محروم ہے تو نہ اچھا خاندان وجود میں آسکتا ہے اور نہ صالح معاشرہ کی تشکیل ہو سکتی ہے۔ نیک عورت کی صفات کیا ہیں؟

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ اذا صلت خمسھا و صامت شھرھا و احصنت فرجھا و اطاعت بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچ وقت نماز کی پابند ہو' رمضان کے روزے رکھے اپنی عصمت کی محافظ ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو پھر جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے۔

اسلامی تعلیمات عبادت خالق اور خدمات مخلوق پر مشتمل ہیں۔ پہلے دو فقروں میں عبادت خالق کے دو بنیادی مظاہر (نماز روزہ) بیان کئے گئے ہیں اور چوتھے فقرے میں خدمت خلق کی ایک ضروری شکل یعنی اطاعت شوہر کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک خاتون کی اجتماع زندگی میں شوہر کی خدمت و اطاعت ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔

ان دونوں کے درمیان تیسرے جملے کے ذریعے عفت و پاک دامنی پر ابھارا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ تو عبادت خالق میں لطف آسکتا ہے اور نہ ہی اطاعت شوہر کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

مساجد پر حملوں کے ذمہ داروں کو گرفتار کیا جائے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں کا مطالبہ

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حاجی بلند اختر نظامی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی طارق سعید خان نے ایک مشترکہ اخباری میں مساجد میں آئے روز دھماکوں میں بے گناہ نمازیوں کی المناک شہادت' کسی بھی بم دھماکہ کے ملزموں کی گرفتاری میں ناکامی پر کہا کہ جو حکومت خانہ خدا کی حفاظت نہیں کر سکتی اسے حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی' مسلمانوں کو مساجد و مدارس سے بدظن کرنا' ملزموں کو گرفتار نہ کرنا اس بات کا مظہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اس میں ملوث ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جرات مند' بہادر' شعلہ بیان' خطباء کو راستے سے ہٹانے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ مجلس کے راہنماؤں نے ڈی ایس پی آفس کی مسجد میں بم دھماکہ کو پنجاب پولیس کے چہرہ پر بدنما داغ قرار دیتے ہوئے ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ نیز شہداء کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مضمون نگار حضرات سے التماس

- ... مضمون کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔ دونوں طرف کم از کم ایک انچ خالی جگہ چھوڑیں۔
- ... دو سطروں کے درمیان ذرا فاصلہ رکھیں۔
- ... تحریر صاف اور خوش خط لکھنے کی کوشش کریں تاکہ باآسانی پڑھنا ممکن ہو سکے۔
- ... مضمون کے لئے انتخاب موضوع کے بعد حتی الامکان اس کی کوشش کریں کہ موضوع سے متعلق مواد ہی تحریر میں لایا جاسکے۔ موضوع سے ہٹ کر غیر ضروری باتوں کو درج کرنے سے گریز کریں۔
- ... دینی موضوعات پر لکھنے والے مستند کتب و رسائل سے مواد مہیا کریں۔ قرآنی آیات کی نقل میں صحت کا خاص خیال رکھیں۔ اور حدیث کے معاملے میں بڑی احتیاط سے کام لیں۔ نئے لکھنے والے حدیث کی مشہور و متداول کتب سے حدیثیں نقل کیا کریں اس طرح مضمون میں موضوع احادیث درج کرنے سے حفاظت رہے گی۔
- ... مضمون پورا ارسال کریں۔ الگ الگ قسطوں کی صورت میں مکمل تحریر آنے تک قابل اشاعت نہ ہوگا۔
- ... جلسہ' کانفرنس کی رپورٹ لکھتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ تقریروں میں بلاوجہ جملوں کا تکرار نہ دہرایا جائے۔ مفصل تقریر کا خلاصہ مقصود ہو تو تقریر کے اہم اور خاص نکات کو جمع کر دیا جائے۔
- ... خبریں اور بیانات بھیجتے وقت مستند ہونے کی تصدیق کر لی جائے۔ قادیانیت سے متعلق خبروں میں سخت احتیاط سے کام لیا جائے۔
- ... ناقابل اشاعت مضمون کا مسودہ واپس منگوانے کے لئے ڈاک خرچ ادارہ کے ذمہ نہ ہوگا۔
- ... دینی مدارس کے طلبہ اور دیگر حضرات تحریر کا طریقہ سیکھنے کے لئے بالمشافہ رابطہ کر سکتے ہیں۔

تحریر : محمد علی صدیقی (بھکر) کراچی

شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف کی رحلت

مدیر تکبیر صلاح الدین کی شہادت

دو عظیم ستارے غروب ہوگئے' جن میں سے ہر ایک۔

بچھڑا اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کرگیا

یکم رجب المرجب کا چاند آسمان دنیا پر طلوع ہوا اور دو عظیم ستارے غروب ہوگئے۔ ایک قرآن و حدیث کے افق کا عظیم ستارہ تھا اور دوسرا آسمان صحافت کا روشن ستارہ۔ قرآن و حدیث کے افق کا ستارہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد یکم رجب المرجب کی رات سوا دس بجے ہشاش بشاش اپنے گھر میں موجود' دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کرگئے اور دوسرے ہفت روزہ تکبیر کے بانی و مدیر جناب محترم صلاح الدین کو اسی شام یکم رجب المرجب سوا سات بجے دفتر ہفت روزہ تکبیر کے قریب نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم اور جناب صلاح الدین مرحوم دونوں اپنی اپنی جگہ انمول ستارے تھے۔ مرحوم صلاح الدین ایک بے باک اور نڈر حالات کی نبض دیکھ کر مشاہدہ کرنے والے صحافی تھے۔ اور فن صحافت کے گوہر نایاب تھے۔ ہفت روزہ تکبیر کو چار چاند لگانے میں انتھک محنت کی اور اس میں مرحوم کو خوب کامیابی حاصل ہوئی۔ بسا اوقات ایسے عنوانات پر قلم اٹھاتے تھے کہ اس تحریر کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اب ہفت روزہ تکبیر ضبط کرلیا جائے گا۔ مرحوم کی خدمات تو بہت ہیں جن پر اہل قلم لکھ رہے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ البتہ قادیانیت کے خلاف جو خدمت اسلام کی ہے اس کو بہت عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔ مرحوم کے قتل اور ملکی حالات پر کیا عرض کریں آج کل حالات اس دھارے پر جارہے ہیں کہ چاہتے ہوئے بھی کہہ نہیں سکتے کیونکہ جو کہنا چاہتے ہیں سننے والے اسے مجنوں کا راگ کہتے ہیں اور انہیں یہ معلوم نہیں کہ ایک وقت انشاء اللہ وہ آئے گا کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہ کھل کر سامنے آجائے گا کہ ہمارے ملک کے حالات جس حد تک خراب ہیں ان کو خراب کرنے اور اس مقام پر لانے میں قادیانیوں کا بھرپور ہاتھ ہے۔ بہرحال ہماری دعا بھی ہے اور کوشش بھی کہ اللہ تعالیٰ ملک عزیز میں فساد پھیلانے والے عناصر کو ہدایت دے اور اگر ہدایت مقدر نہیں تو ہلاک فرمادے(آمین)۔ مرحوم صلاح الدین کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی خطاؤں کو معاف کردے۔ ہفت روزہ تکبیر کو چلانے کے لئے بہترین جانشین عطا فرمائے(آمین)۔

یکم رجب کو صبح دس بجے فون پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممبر شوریٰ مولانا احمد میاں حمادی نے راقم کو اطلاع دی کہ مدرسہ مفتاح العلوم کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب انتقال فرماگئے۔ ان کا جنازہ چار بجے مدرسہ مفتاح العلوم سے اٹھایا جائے گا۔ بے ساختہ زبان پر اناللہ وانا الیہ راجعون جاری ہوگیا۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے فوری طور پر جناب مولانا عزیز الرحمن خان صاحب اور راقم کو حکم فرمایا کہ آپ دونوں مولانا مرحوم کے جنازہ میں شرکت کروں۔ پونے ایک بجے بذریعہ کوچ حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے اور سوا تین بجے حیدر آباد مدرسہ مفتاح العلوم کے سوگواروں میں شامل ہوگئے۔ جس طرح اعلان تھا کہ عصر کی نماز بعد نماز جنازہ ہوگی پھر اعلان ہوا کہ عصر کی نماز جامع مسجد ساداوٹہ میں ادا کی جنازہ کا انتظار کیا مولانا کی ایک صاحبزادی جو اسلام آباد میں مقیم ہے ان کے آنے میں تاخیر ہوگئی یوں مغرب کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مولانا کے جنازہ میں مجمع اس قدر زیادہ تھا کہ شاید اس سے پہلے کسی کے نماز جنازہ نہیں ہوا۔ مولانا مرحوم تمام مکاتب فکر کی نظر میں قابل احترام تھے۔ کافی عرصہ سے مسند حدیث پر نبی کریم ﷺ کی احادیث کا درس دے کر تشنگان علم کی پیاس بجھارہے تھے اور علم سے سیراب کررہے تھے۔ مولانا کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ایسی والہانہ محبت تھی کہ جس کی مثال حیدر آباد میں نہیں ملتی۔ اپنے درسوں میں اور دینی اجتماعات کے پروگراموں میں عقیدۂ ختم نبوت پر کھل کر بیان فرماتے تھے اور قادیانیت کے پرخچے نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق ہونے کی حیثیت سے بکھیرتے تھے۔ ابھی حال ہی کی بات ہے کہ لالو لاشاری حیدر آباد کا ایک معروف مشہور علاقہ ہے اس میں قادیانیوں نے اپنے جال مال و زن کے ذریعہ ارتداد پھیلانا شروع کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ محترم مولانا محمد نذر عثمانی نے صورتحال سے مولانا مرحوم کو آگاہ کیا۔ مولانا مرحوم نے فوری طور پر علاقہ میں ختم نبوت کانفرنس کرانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ کانفرنس بہت ضروری ہے چنانچہ کانفرنس منعقد ہوئی اور بہت ہی کامیاب ہوئی جس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' مولانا اللہ وسایا' مولانا احمد میاں حمادی اور راقم بھی اس کانفرنس میں شریک تھا۔ کانفرنس کی مولانا نے نہ صرف بھرپور سرپرستی فرمائی بلکہ خود نفس نفیس آخر تک موجود رہے۔ یہ اسی دفعہ کی بات نہیں جب سے مولانا مرحوم حیدر آباد میں ہیں جب سے مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہیں۔ سچ ہے ایسے لوگ خال خال ہی پائے جاتے ہیں جو ہر دینی کام میں آگے آگے نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک مولانا مرحوم تھے جن کے دل میں ہمہ وقت ایک تڑپ تھی کہ امت مسلمہ کسی طرح متحد ہوجائے۔ کفر کی تمام سازشیں ناکام ہوجائیں قادیانیت نیست و نابود ہوجائے۔ حال ہی میں جو کانفرنس لالو لاشاری میں ہوئی اس کانفرنس کے انتظامات کرتے ہوئے دو شریک انتظام دوست قومیت کے مسئلہ پر لڑپڑے۔ پولیس ان دونوں کو پکڑ کر لے گئی۔ مولانا مرحوم کو پتہ چلا تو فوراً محترم مولانا محمد نذر عثمانی مبلغ ختم نبوت حیدر آباد قاری رفیق اللہ مدرس مدرسہ ختم نبوت حیدر آباد اور دوسرے ساتھیوں کو تھانے روانہ کیا اور کہا کہ جاکر تھانے میں کہو کہ یہ لڑائی قومیت کی بنیاد پر نہیں ہوئی بلکہ قادیانیوں نے کرائی ہے۔ تاکہ کانفرنس نہ ہوسکے۔ اگر ہوئی تو علاقہ کے لوگوں کو قادیانیوں کے عزائم کا پتہ چل جائے گا۔ ساتھیوں کو تھانے سے رہا کرواکر کانفرنس منعقد ہوئی اور بہت کامیاب ہوئی۔ بعد میں تحقیق ہوئی تو مولانا کی بات سچ نکلی کہ اس لڑائی میں قادیانی پورے پورے شریک تھے کہ کسی طرح کانفرنس ناکام ہوجائے۔ بہرحال مولانا مرحوم کی دینی خدمات بہت ہیں۔ مدرسہ مفتاح العلوم میں ہر سال طلباء کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر مولانا مرحوم نے مدرسہ کی توسیع کے لئے کف کالن سائٹ کے قریب وسیع رقبہ خریدا اور مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس رقبہ میں بہت عالیشان مسجد مسجد سلمان کے نام سے بنائی۔ مدرسہ کی نئی عمارت کا افتتاح حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن مرحوم اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن نے فرمایا اور درجہ حفظ کی کلاسیں جاری فرمائیں۔ اس دفعہ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ میں شعبہ کتب نئی عمارت میں منتقل کرنا تھا لیکن مولانا مرحوم اس دنیا رخصت ہوئے اور اپنے ہاتھوں اس کام کی تکمیل نہ کرسکے۔ اب آپ کے جانشین اس کی تکمیل کرکے آپ کی روح کو پرسکون کریں گے۔ مولانا کی نماز جنازہ حضرت مولانا فداء الرحمن درخواستی بن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے پڑھایا۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں میں سے مولانا احمد میاں حمادی' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا محمد نذر عثمانی' قاری رفیق اللہ صاحب' مولانا عزیز الرحمن خان اور راقم شریک ہوئے۔ کراچی' حیدر آباد اور اندرون سندھ سے ایک کثیر تعداد میں علماء کرام جن میں سرفہرست مولانا

باقی ص۱۹پر

(قسط نمبر۳)

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

عقیدۂ ختمِ نبوت اور قادیانیت

حضرت مرزا مظہر جان جاناں و ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالت ختم نگر دیدہ و در مبداء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔ (مقامات مظہری ص۸۸)

حضرت مولانا عبدالحئی لکھنویؒ فرماتے ہیں کہ اور یہ بھی نصوص قطعیہ سے مثل نص ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ ولا نبی بعدی۔ ولو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ و غیر ذالک ثابت ہے کہ کوئی نبی کسی مقام پر بعد عصر آنحضرت ﷺ کے مبعوث نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباسؓ ص۲۱)

نیز لکھا کہ۔

و ثبت انہ ینزل الی الارض فی آخر الزمان و یحکم بشریعتہ النبی ﷺ فوجب حمل النص علی انشاء النبوۃ لکل احد من الناس۔

(ص۲۱)

نیز فرمایا۔

و ثبت فی مقرر انہ خاتم الانبیاء علی الاطلاق و الاستغراق۔ وقال ایضاً لکن ختم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی بالنسبۃ الی جمیع انبیاء جمیع الطبقات بمعنی انہ لم یعط بعدہ النبوۃ لاحد فی طبقۃ۔ (ص۸۳ زجر الناس)

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ خاتم الانبیاء والرسل است دیگراں ہم چو جزو او چوں کل است

(رسالہ عقائد جامی ص۱۵)

نیز فرمایا۔

و از پئے او رسول دیگر نیست
بعد ازاں ہیچ کس پیمبر نیست
چوں در آخر زماں بقول رسول
کند از آسماں مسیح نزول
پیرو دین و شرع او باشد
تابع اصل و فرع او باشد
دین حامی دین شرع او داند
ہمہ کس را بدیں او خواند

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

مرا از دیدہ و دل بر زباں درود ما ندیم
نثار روضہ پر تو رصد او بدر و دعالم
چہ مظہریت کہ مبعوث شد ہراول و آخر
بظاہر است موخر بباطن است مقدم

(دیوان خواجہ معین الدین چشتی طبع نو لکشور لکھنؤ ص۴۷)

قارئین کرام قادیانی لوگ مندرجہ بالا اکابر کی کتب سے کچھ مشتبہ اور ادھوری عبارات پیش کرکے ان کو اپنے ہمنوا اور جمہور اہل اسلام کے خلاف ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر آپ تفصیل سے ان اقتباسات کو ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسے لوگ جنہوں نے بصراحت ختم نبوت کا اقرار و اعتراف فرمایا ہے۔ وہ کسی بھی وقت اور کسی بھی انداز میں اس کے خلاف کچھ کہہ یا لکھ سکتے ہیں۔ یہ قادیانیوں کا دجل و فریب ہے۔ ہم ان کی طرف سے یہ مفہوم اس وقت تسلیم کریں گے جبکہ انہوں نے کہیں اس عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف دعویٰ یا اعلان کیا ہو اور اس پر کوئی قرآن و حدیث سے ثبوت فراہم کیا ہو۔ جیسے کہ یہ قادیانی لوگ کررہے ہیں۔ کوئی قادیانی بتلائے کہ جن اکابر کے تم حوالہ جات پیش کرتے ہو انہوں نے بھی اس مسئلہ کا عنوان قائم فرمایا ہے۔ کیا ان میں سے کسی نے بھی ادعائے نبوت کیا ہے۔ ظلی و بروزی ہی سہی۔ ان میں سے بھی کسی نے کسی مدعی نبوت بعد از ختم المرسلینؐ کی تصدیق یا تائید فرمائی ہے؟ جیسے کہ تم کررہے ہو۔ جب ان میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوسکتا تو خواہ مخواہ ان کو اپنی تائید میں پیش کرنا دجل و فریب نہیں تو اور کیا ہے؟

مندرجہ بالا اکابر امت کی طرح بانی دیوبند حضرت قاسم العلوم والخیرات رحمتہ اللہ علیہ کی بعض مشکل عبارات کو بھی اپنی ہمنوائی میں پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت کے بے شمار اقوال و تحریرات ان کی متعدد تصنیفات میں مندرج ہیں۔ جن سے عقیدۂ ختم نبوت کی سو فیصد تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ مگر یار لوگ محض اپنی جہالت اور نفس پرستی کے تحت ان کے ادھورے اقتباسات پیش کرکے عوام الناس کو دھوکہ دیتے ہیں۔ جملہ اہل اسلام کی خدمت میں مخلصانہ اور دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ ان کے دھوکہ میں ہرگز نہ آئیں۔ بصورت دیگر یہاں صرف حضرت نانوتویؒ ہی نہیں بلکہ بے شمار اکابرین ان کی تائید میں نظر آئیں گے۔

حجتہ الاسلام اور عقیدۂ ختم نبوت

مرزا قادیانی نے خود تو باوجود حضرت بانی دارالعلوم نانوتویؒ کے ہم زمانہ ہونے کے آپ کی کسی بھی تحریر کا حوالہ بسلسلہ اجراء نبوت پیش نہیں کیا مگر موجودہ قادیانی بحوالہ بعض اہل بدعت یہ راگنی گاتے رہتے ہیں کہ حضرت نے بھی ختم نبوت کا معنی صرف افضل الانبیاء ﷺ ہی لیا ہے آخری نبیؐ نہیں لیا حالانکہ یہ بات سو فیصد جھوٹ اور حضرتؒ پر سراسر بہتان ہے۔ ذیل میں حضرت کی مختلف تصانیف سے ختم نبوت زمانی کے متعلق اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرماکر باطل پرستوں کی دیانت کا اندازہ لگائیں۔

۱۔ حضرت حجتہ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ حضرت خاتم المرسلین کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلمہ ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص۹)

۲۔ فرمایا بعد رسول اللہ ﷺ کے کسی اور کے نبی ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (مناظرہ عجیبہ ص۱۴۴)

اس کے متعلق فرمایا کہ اپنا دین و ایمان ہے۔

(ایضاً" ص۵٦)

۳۔ منجملہ حرکات سلسلہ نبوت بھی تھی سو بوجہ مقصود اعظم ذات محمدیؐ وہ حرکت مبدل سکون ہوئی البتہ اور حرکتیں ابھی باقی ہیں اور زمانہ آخر میں آپ کے ظہور کی ایک یہ بھی وجہ ہے غرض باعتبار زمانہ اگر شرف ہے تو مستقبل میں ہے کہ وہ طرف مقصود ہے نہ کہ یہ زمانہ مستقبل فی حد ذاتہ اشرف ہے۔ (تحذیر ص۲۱)

۴۔ فرمایا کہ یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ تمام نبیوں کے قافلہ سالار اور سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں۔

(مباحثہ شاہ جہاں پور ص۳۲)

۵۔ اسی طرح صفحہ ۳۴ پر فرماتے ہیں کہ وہ نبی جو منشاء العلم سے مستفید ہو اور بارگاہ علمی تک باریاب ہو اور تمام انبیاءؑ سے مراتب میں زیادہ اور مرتبہ میں اول اور سب کا سردار اور سب کا مخدوم مکرم ہوگا اور سب اس کے تابع اور محتاج ہوں گے اس پر مراتب کمالات ختم ہوجائیں گے۔ اسی لئے وہ نبی خاتم الانبیاء ﷺ ضروری ہوگا۔

(مباحثہ ص۳۴)

٦۔ پھر ص۹٦ میں ہے آج کل نجات کا سامان بجز اتباع نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ اور کچھ نہیں۔

۷۔ تحذیر الناس میں فرماتے ہیں۔ سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالتہ التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبویؐ مثل انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی بظاہر بطرز مذکور لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد

ہو گیا ہے۔ گو الفاظ مذکور ،بسند متواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں بھی ایسا ہی ہو گا جیسا کہ تواتر عدد الرکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجود کہ حدیث مشعر تعداد رکعات ہیں جبکہ ان کا منکر کافر ہو گا۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ اب دیکھئے اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی نہایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔

(ص۹ جدید ص۵۶۔۵۷)

۸۔ پھر جوابات میں محذور خامس کے جواب میں فرمایا کہ آپ ہی فرمائیں کہ تاخر زمانی اور خاتمیت قصر نبوت کو کب باطل کیا اور کہاں باطل کیا۔ مولانا میں نے تو خاتم کے وہی معنی رکھے جو اہل لغت سے منقول ہیں۔ (ص۵۲ ص۵۳)

۹۔ معنی مختار احقر تو مثبت خاتمیت زمانی ہیں۔

(جوابات ص۶۸ عقیدہ ص۶۲)

۱۰۔ اگر خاتمیت کو مطلق رکھئے تو خاتمیت مرتبی ' زمانی ' مکانی تینوں ثابت ہو جائیں گی۔

۱۱۔ آپ نے وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیت زمانی ' مکانی ' مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص۷۰)

۱۲۔ مناظرہ عجیبہ میں فرمایا کہ اگر تحذیر کو غور سے دیکھا ہوتا تو اس میں خود موجود ہے کہ لفظ خاتم تینوں معنوں پر بدلالتہ مطابقی دلالت کرتا ہے اور اسی کو اپنا مختار قرار دیا ہے۔ (محذورات ص۸۳ عقیدہ ص۶۲)

۱۳۔ موافق حدیث ان لکل آیۃ ظہر او بطنا الخ خاتمیت زمانہ کے لئے جو از قسم ظہر ہے کوئی بطن بھی چاہئے تو باعتبار باطن خاتمیت نبوت یہ ہے کہ آپ پر سلسلہ فیض نبوت ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی جیسے نور قمر وکواکب فیض آفتاب ہے اور نور آفتاب عالم اسباب میں کسی اور کا فیض نہیں ایسے ہی نبوت انبیاءؑ سابق تو فیض محمدیؐ ہے نبوۃ محمدیہؐ عالم اسباب میں کسی اور کا فیض نہیں جیسے آفتاب پر سلسلہ نور ختم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے خاتم النیرات تو بجا ہے۔ ایسے ہی روح محمدیؐ پر سلسلہ نبوت اختتام پاتا ہے اور اسی وجہ سے آپ کو خاتم النبیین کہنا زیبا ہے۔ (ا جوبہ ص۲۹۵)

۱۴۔ مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ پس چنانکہ نور قمر از آفتاب است و نور آفتاب از نور دیگر نیست بلکہ قصہ استفادہ اختتام یافت ہمچنیں نبوت دیگراں و بثبوت نبی آخر الزمان را باید شناخت و چوں ایں چنیں باشد آمدن نبیؐ دیگر بعد آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم خود ممنوع بود بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چنانچہ حاجت نور کواکب و نور قمر نیفتند ہمچنیں بعد طلوع ایں آفتاب نبوت تا بقائے نور کلام اللہ کہ از فیوض اوست و مشابہ نور شفق است حاجت نور نبوت دیگراں نہ باشد۔ (ص۵۶ اجوبہ)

۱۵۔ ہمارے قرآن میں خود قرآن کا کلام خدا ہونا موجود ' رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور نبوت اور خاتمیت کا اظہار موجود۔ (قبلہ نما ص۱۰)

۱۶۔ آپ کو خاتم النبیین کہہ کر یہ جتلا دیا ہے کہ آپ سب انبیاءؑ کے سردار ہیں کیونکہ جب آپ خاتم النبیین ہوئے تو یہ معنی ہوئے کہ آپ کا دین سب دینوں میں آخر ہے اور چونکہ دین حکم نامہ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہو گا وہی سردار ہو گا اسی کا حکم آخر رہتا ہے۔ سب کا سردار ہوتا ہے۔ (قبلہ نما ص۱۱)

۱۷۔ ہاں یہ مسلم کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔(تو پھر آپ کا اس سے انکار کیسے متصور ہو سکتا ہے۔ ناقل)

(مناظرہ عجیبہ ص۹۶)

۱۸۔ مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے تغلیط نہیں کی۔

(مناظرہ عجیبہ ص۵۳ محذور خامس کا جواب)

۱۹۔ خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے۔ ناحق تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔

(مناظرہ عجیبہ ص۵۱ جواب محذور عاشر)

۲۰۔ حاصل مطلب یہ کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی۔ افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔

(مناظرہ عجیبہ ص۷۱)

ف :- اسی بنا پر آپ کی روحانی اولاد ختم نبوت کے محاذ پر مسیلمہ کذاب کے جانشینوں سے دل و جان سے نبرد آزما ہے اور انشاء اللہ تاقیام قیامت نبرد آزما رہے گی۔ دوسرا کوئی ساتھ دے یا نہ دے۔

۲۱۔ تحذیر کی اول تقریر پر تو خاتمیت زمانی مدلول التزامی خاتم النبیین ہو گا اور دوسری تقریر پر مدلول مطابقی۔ ہاں خاتمیت زمانی مع شئی زائد (خاتمیت مرتبی۔ ناقل) ثابت ہو گی۔ (مناظرہ عجیبہ ص۹۵)

۲۲۔ الغرض بطور جواب یہ احتمال بتلایا تھا بطور اظہار اعتقاد یہ گزارش نہ تھی۔ اپنے اعتقاد کا حال تو اول تحذیر میں عرض کر چکا تھا۔ جس میں سے تقریر ثانی کو موافق خاتمیت زمانی علی الاطلاق منجملہ مدلولات مطابقی لفظ خاتم سے ہو جائے گی۔ (مناظرہ عجیبہ ص۵۹)

۲۳۔ اور یہی ہمارا اعتقاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماوام خاتما اوسطا نہیں ہو سکتے یعنی اور نبی آپ کے بعد پیدا نہیں ہو سکتا۔ (مناظرہ عجیبہ ص۱۳۵)

۲۴۔ معنی مختار احقر تو مثبت خاتمیت زمانی ہے۔ معارض ہونا تو کجا۔ (مناظرہ ص۹۵)

۲۵۔ فرمایا کہ بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدباب مذکور خودبخود لازم آجاتا ہے اور افضلیت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔

(تحذیر الناس ص۵)

۲۶۔ فرماتے ہیں سو اگر اطلاق اور عموم ہے (یعنی لفظ خاتم کو بمنزلہ جنس کے تسلیم کیا جاوے) تب تو خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی او کما قال جو بظاہر طرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر (ختم نبوت زمانی) اجماع بھی منعقد ہو گیا گو کہ الفاظ مذکور ،بسند تواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا۔ جیسا تواتر عدد رکعات متواتر نہیں۔ جس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا (ختم نبوت زمانی) منکر بھی کافر ہو گا۔ (تحذیر ص۱۲۔۱۳)

گویا حضرت فرما رہے ہیں کہ۔

۱۔ آیت قرآن میں لفظ خاتم مطلق ہے اور اس کے دو فرد ہیں۔ خاتم زمانی اور خاتم مرتبی۔ اب دو صورتیں ہیں۔ اگر لفظ خاتم سے مراد اس کے دونوں فرد زمانی اور مرتبی بیک وقت لئے جائیں تو لفظ خاتم النبیین سے ختم نبوت زمانی دلالت مطابقی کے طور پر ثابت ہو گی اور اگر اصالتاً اس کا مصداق ختم نبوت مرتبی مراد لیا جائے تو پھر زمانی بطریق التزام ثابت ہو گی۔ لیکن ہو گی ضرور۔ مگر حضرت قاسم العلوم احتمال اول (ختم نبوت بطریق مطابقی) کو ترجیح دیتے ہیں۔

۲۔ یا خاتم کے حقیقی معنی خاتم ذاتی یعنی مرتبی ہوں اور مجازی معنی خاتم زمانی۔ تو اب دو صورتیں ہوں گی یا تو لفظ خاتم سے بطور عموم مجاز کے دونوں معنی بیک وقت مراد لئے جاویں تو اسی طرح بھی ختم نبوت زمانی بطور دلالت مطابقی کے ثابت ہو گی۔

۳۔ اور اگر لفظ خاتم کے حقیقی معنی تو خاتم ذاتی لئے جاویں لیکن چونکہ خاتم ذاتی کے لئے خاتم زمانی ہونا بھی لازمی ہے اس لئے اس صورت میں ختم نبوت زمانی دلالت التزامی سے ثابت ہو گی۔

۴۔ حدیث میں واضح اعلان ہے کہ لا نبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبیؐ پیدا نہ ہو گا تو گویا حدیث سے بھی ختم نبوت زمانی ثابت ہو گی۔

۵۔ خاتمیت زمانی کا مضمون اور مفہوم درجہ تواتر کو پہنچ چکا ہے اور یہ تواتر معنوی ہے سندی نہیں جیسے عدد رکعات کا تواتر عملی ہے سندی نہیں۔

۶۔ خاتمیت زمانی پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۷۔ خاتمیت زمانی کا منکر کافر ہے۔

اور خاتمیت ذاتی سے خاتمیت زمانی کے لازم آنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر آنحضور ﷺ اول یا وسط میں تشریف لاتے تو اعلیٰ دین کا ادنیٰ دین سے منسوخ ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال اور ناممکن ہے لہٰذا آپ کی بعثت بہرصورت سب کے آخر ہی میں متصور ہو سکتی تھی۔ نہ اول میں اور نہ وسط میں لہٰذا ختم نبوت ذاتی کو یہ ختم زمانی لازم ہے۔

ایک وضاحت

ابتدا میں جو تاخر زمانی کو عوام کا خیال فرمایا تو یہ مطلقاً نہیں

فرمایا بلکہ حضرت قاسم العلومؒ تاخر زمانی کے حصر کو (کہ اس سے زائد کوئی اور بات ثابت ہی نہ ہو سکے) عوامی خیال بتلا رہے ہیں۔ مطلق تاخر کو نہیں اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ کی فی حد ذاتہ تقدم و تاخر زمانی کوئی فضیلت کی چیز نہیں۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے ہوئے اور حضرت یعقوبؑ اور یوسفؑ بعد میں۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ متاخرین جد انبیاء ابراہیمؑ سے افضل ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰؑ پہلے ہوئے ان کے بعد ہزاروں نبیؑ ہوئے تو کیا ان کا تاخر زمانی ان کے لئے باعث فضیلت بن سکتا ہے۔ ایسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے خلافت پر متمکن ہوئے اور حضرت علیؓ آخر میں تو یہ تاخر ان کے لئے وجہ افضلیت تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا اتصاف مرتبی اور ذاتی باعث مدح ہے لیکن اس کا تحقق ظاہری اور خارجی بغیر تاخر زمانی کے ناممکن ہے۔ جیسے دودھ بغیر بیاض کے ناممکن ہے۔ آگ کا وجود بغیر حرارت کے اور پانی بغیر سیلان کے ناممکن الوجود ہے۔ ایسے ہی خاتمیت ذاتی کا تحقیق بھی بغیر خاتمیت زمانی کے ناممکن اور محال ہے۔

گزارش

حضرت قاسم العلوم رحمتہ اللہ علیہ پر الزام تراشیوں اور بہتان بازیوں نے حضرت کی تحریر تحذیر الناس سے مختلف صفحات سے چند جملے اڑا کر ایک مربوط عبارت بنالی۔ جس پر بظاہر تکفیر کا امکان تھا مگر معمولی غور کرنے سے وہ بھی ناممکن۔ کیونکہ وہاں تو لفظ بالفرض بھی مذکور ہے تو کسی قضیہ فرضیہ پر کیسے کوئی حکم لگایا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کو ایسا ہی شوق ہے۔ تو آیئے بسم اللہ کیجئے۔ رب کریم فرماتا ہے۔

لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا۔

یعنی اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو یہ تباہ ہو جاتے۔

فرمایا۔ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین۔ لو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون۔ لو اردنا ان نتخذ لئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک وغیر ذالک من الآیات الکثیرہ۔

کیا یہ قضایا فرضیہ اور شرطیہ ممکن الوقوع ہیں؟ کیا ان آیات کا ان کے مقدمات پر حکم لگایا جا سکتا ہے؟ کیا اس بنا پر تعدد الٰہ، ثبوت ابنیت جائز ہوگا؟ ذوات انبیاء نیز سید الانبیاء ﷺ پر معاذ اللہ ارتکاب شرک کا حکم ممکن ہوگا؟ العیاذ باللہ۔

قارئین کرام! باطل پرست تو تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں لہٰذا حق پرستوں کو ان کی دسیسہ کاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ہمارے کسی بھی بزرگ نے امکان نبوت یا اجرائے نبوت کے متعلق ایک حرف بھی نہیں لکھا بلکہ وہ لوگ مسئلہ ختم نبوت کے حقیقی ترجمان تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت کی دولت عطا فرمائے (آمین)۔

قادیانیوں کا ایک گمراہ کن مغالطہ

وہ بعض سلف صالحین کی کتب سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا لیکن بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔

اما نبوۃ التشریع والرسالۃ فمنقطعۃ وفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد انقطعت فلا نبی بعدہ شرعا۔ خصوص الحکم۔

لہٰذا مرزا قادیانی بھی نئی شریعت لے کر نہیں آئے بلکہ حضور ﷺ کی شریعت ہی کے مبلغ اور مجدد ہیں۔ اس لئے یہ خلاف اسلام اور ختم نبوت کے منافی نہیں۔

الجواب سلف صالحین کی اس قسم کی جتنی بھی عبارات ہیں۔ ان کا وہ مفہوم اور مقصد نہیں جو یہ باطل پرست قادیانی لے رہے ہیں ورنہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق ہی ثابت کریں کہ وہ اجرائے نبوت کے قائل ہوں اس پر انہوں نے دلائل قائم کئے ہوں یا ان میں سے کسی ایک نے بھی غیر شرعی نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب کے پیش نظر حضرت مسیحؑ کا نزول ہے کہ۔

ا۔ وہ آئیں گے تو کوئی نیا دین یا شریعت پیش نہیں کریں گے بلکہ وہ شریعت قرآنیہ کے ہی مبلغ اور عامل ہوں گے۔ گویا ان کے اذہان میں اس مفہوم کلی کی خارج میں ایک ہی جزئی تھی (مسیحؑ) کا شخص۔

۲۔ وہ پہلے ہی نبیؑ ہیں دوبارہ آکر نہ تو اپنی نبوت کا نئے سرے سے اعلان اور دعویٰ ہی کریں گے اور نہ ہی اپنی نبوت کے حوالہ یا عنوان سے کوئی بات یا مسئلہ پیش کریں گے۔ کیونکہ ہر نبی کو اپنی نبوت کا دعویٰ کرنا ضروری ہے کہ انی رسول من رب العالمین۔

۳۔ چونکہ وہ تشریف لا کر اپنی ثبوت کا دعویٰ یا اعلان نہ کریں گے لہٰذا ہمیں ان پر نئے سرے سے ایمان لانے کی ضرورت نہ پڑے گی اور نہ ہی وہ اس کی دعوت دیں گے۔ ہمارا تو پہلے ان پر ایمان ہے کہ وہ خدا کے سچے نبیؑ تھے۔ اس لئے ان کی آمد خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہوگی۔

بخلاف مرزا قادیانی یا اس جیسے کسی اور مدعی نبوت کے کہ چونکہ وہ پیدا ہو کر نئے سرے سے دعویٰ نبوت کرتے تھے اور انہوں نے اپنی نبوت پر ایمان کی دعوت دے کر ایک نئی امت اور جماعت بنا ڈالی۔ نیز اپنی نبوت کے حوالہ سے کئی احکام بھی وضع کئے اس بنا پر ان کا معاملہ سراسر ختم نبوت کے خلاف اور منافی ہوگا جو کہ سراسر کفر و ارتداد ہے۔

۴۔ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں تشریف لا کر چونکہ اپنی نبوت کا نئے سرے سے دعویٰ نہ کریں گے اور نہ ہی اپنی نبوت کے حوالہ یا عنوان سے کوئی حکم دیں گے لہٰذا ان کی آمد سے انبیاءؑ کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوتا۔ بخلاف مسیلمہ و عنسی اور قادیانی کے۔ جنہوں نے خاتم المرسلین ﷺ کے بعد نئے سرے سے ادعائے نبوت کا ارتکاب کر کے ایک نئی امت بنا ڈالی ہے لہٰذا ان کے دعویٰ سے تعداد انبیاء میں اضافہ ہو جاتا ہے جو کہ اختتام اور انقطاع نبوت کے سراسر خلاف اور متضاد ہے۔ گویا مطلق نبوت اور احداث نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

تشریعی نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فرد آکر یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے اور پھر اپنی نبوت کے حوالہ یا عنوان سے کچھ احکام و تو "اہی بھی پیش کرے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ تشریف لا کر یہ پہلو اختیار نہ کریں گے۔ اس لئے وہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ مگر مرزا قادیانی نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ لہٰذا اس کا معاملہ سراسر عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف اور کفر و زندقہ ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریر بغور مطالعہ فرما کر خوب ذہن نشین کر لیں تو انشاء اللہ کوئی شیطانی وسوسہ آپ کو پریشان نہ کر سکے گا۔ ورنہ قادیانی لوگ اس مسئلہ میں متعدد وسوسے ڈال کر راہ حق سے برگشتہ کرنے کی نہایت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل ایمان کو راہ حق پر قائم رکھے اور گم گشتہ راہوں نے صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے۔

بقیہ: عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت

وجیہ الدین صاحب، مولانا اکرام الخیری، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا بدیع الزمان صاحب، حافظ محمد طاہر صاحب، مولانا جمیل الرحمٰن، مولانا عبدالمتین قریشی، مولانا محمد ایوب بندھانی، مولانا محمد نعیم بروہی، مولانا محمد سلیم صاحب شہداد پور سیاسی غیر سیاسی مذہبی اور تاجران اور دکاندار حضرات نے شرکت کی اور مولانا کی بلندی درجات کی دعا کی۔

مولانا کی وفات حسرت آیات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ حافظ محمد عابد، محترم جمعہ خان، محترم جمال عبدالناصر، رانا محمد طفیل، مولانا محمد انور فاروقی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا مفتی جمیل خان، رانا محمد انور، قاری محمد سالک رحیمی، حافظ محمد سہیل باوا، رانا عبدالستار، صوفی ریاض الحق، محترم اللہ وارث نے ایک بیان میں مولانا کی وفات کو دینی لحاظ سے ایک عظیم اور بہت بڑا حادثہ قرار دیتے ہوئے مولانا کی بلندی درجات کے لئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ چین نصیب کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)۔

آخری قسط

جھوٹے نبی (مرزا قادیانی) کی بڑی بیماریاں

حضرات! اب آپ غور فرمائیں کہ جس شخص کی دماغی حالت اس درجہ گر گئی ہو کیا ایسا فاتر العقل بھی صحیح الدماغ انسانوں میں رہنے کے قابل ہے۔ چہ جائیکہ وہ کسی انسانی غول کا ہادی و رہبر بن سکے؟ پس تعجب ہے ان لوگوں کی پست فطرتی اور ماؤف ذہنیت پر جنہوں نے ایک ماؤف الدماغ اور مسلوب الحواس شخص کو اپنا رہبر و امام بنایا۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جو شخص ایسا مخبوط الحواس ہو جیسا کہ قادیانی صاحب تھے۔ وہ بھلا وحی الٰہی اور القائے شیطانی میں کس طرح تمیز کر سکتا ہے؟ جب شیطان اچھے اچھے لوگوں کو راہ حق سے پھیر لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے سامنے قادیانی جیسے فاتر العقل کی بالکل وہی حیثیت تھی جو چڑیا یا کبوتر کی بلی کے سامنے ہوتی ہے۔

اہل و عیال کو مراق کا عطیہ

مثل مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ یہ مثل مسیح قادیان کی بیوی اور بیٹے پر خوب صادق آتی ہے۔ بیوی نے دیکھا کہ میرا محب شوہر مراقی ہے۔ اور محبت کا اقتضاء یہ ہے کہ میں بھی اس کا رنگ اختیار کروں تو والدۂ محمود احمد صاحب بھی مراقن بن گئیں۔ چنانچہ ایک مقدمہ کے دوران میں جو اقرباء کے خلاف عدالت گورداسپور میں چل رہا تھا خود جناب مسیح موعود صاحب نے بیان دیا کہ میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔

(منظور الٰہی ص ۲۴۴ بحوالہ اخبار الحکم قادیان ۱۰ر اگست ۱۹۰۱ء)

مرزا محمود احمد صاحب موجودہ خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ والدین نے مراق کی وادی لاہوت میں قدم رکھا ہے اور خلف الرشید ہونے کی حیثیت سے میری سعادت اسی میں ہے کہ والدین کے جوہر مصقل سے اپنے آئینۂ دماغ کو جلا دوں تو ان سے اس موہبت کبریٰ کی درخواست کی۔ انہوں نے کچھ حصہ بانٹ دیا لیکن پورا بخرہ نہ دیا اور اگر پوری فیاضی سے کام لیا ہوتا تو ان کی طرح یہ بھی پورے مراقی ہوتے لیکن چونکہ نعمت ناتمام رہی اس لئے مکمل مراقی تو نہ بن سکے البتہ نیم مراقی ہونے میں خطا نہیں۔ چنانچہ انہیں بھی کبھی کبھی مراق کے دورے پڑتے ہیں۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

مرض ہسٹیریا کا حملہ

قادیان کے مسیح صاحب مراق کی طرح مرض ہسٹیریا میں بھی گرفتار تھے۔ مراق اور مرگی کی طرح اس مرض میں بھی مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں لکھا کہ مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ایضاً" ص ۲)

حالانکہ انبیائے کرام کی ذات ہائے اقدس میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا تھا۔ اور ان برگزیدہ نفوس کو جذبات پر پوری طرح قدرت حاصل تھی۔

(ایضاً" بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰-۳۱)

مرزا صاحب کے مرض ہسٹیریا کے متعلق ان کے منجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم اے سیرت المہدی میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی مرتبہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے اتھو آیا۔ اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی سے پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا) صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی خادمہ سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص ۱۳)

یہاں والدہ محمود احمد صاحب نے اپنے شوہر کو ہسٹیریا کا مریض بھی بتایا۔ ممکن ہے کہ وہ مراق ہی کو ہسٹیریا سمجھتی ہوں کیونکہ طب میں مالیخولیا مراقی کی ایک علامت یہ لکھی ہے کہ اس میں مریض کو دھوئیں جیسے سیاہ بخارات چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(شرح اسباب جلد اول ص ۷۷)

اور مرزا صاحب نے بھی دیکھا تھا کہ کوئی کالی چیز ان کے سامنے سے اٹھ کر آسمان تک چلی گئی ہے۔ صفحات ماسبق سے آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ قادیانی صاحب مالیخولیا و مراق اور ہسٹیریا کے مریض تھے۔ اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ان امراض کا مریض الہام' وحی' مہدویت' مسیحیت وغیرہ وغیرہ قسم کے جتنے بھی دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔ چنانچہ مرزائی ڈاکٹر شاہ نواز خاں اسسٹنٹ سرجن نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں لکھا۔

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا' مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶-۷)

مسیح قادیاں کی دوسری بیماریاں

نہ تو الہامی صاحب کی بیماریوں کا استقصاء کوئی آسان کام ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے اس لئے یہاں موقع کی رعایت سے صرف چند مشہور بیماریوں کے تذکرہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا کہ میں دائم المرض آدمی ہوں' ہمیشہ درد سر' کمی خواب' تشنج' دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۴)

مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید درد سر جس میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع (مرگی) میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔

(حقیقتہ الوحی مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۳۶۳)

اور فرماتے ہیں کہ مرض ذیابیطس مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھ کر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنی ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، ۵)

کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا۔ مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے۔ اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن ہو جاتی ہے اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا۔ قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے۔ اور قرأت میں شاید قل ھو اللہ بمشکل پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۸۸)

مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں مگر جس وقت پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔

(کتاب منظور الٰہی یعنی ملفوظات مرزا غلام احمد صاحب ص ۳۲۹)

ایک مرتبہ قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔ جب سولہ دن میرے مرض پر گزرے تو آثار نومیدی کے ظاہر ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ بعض عزیز میرے دیوار کے پیچھے روتے تھے اور مسنون طور پر تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی۔

(حقیقتہ الوحی مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۲۳۴)

ایک دفعہ نصف حصہ اسفل میرا بے حس ہو گیا۔

(ایضاً)

علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بکلی رفع نہیں ہوا تھا۔

(نزول المسیح مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۲۰۹)

اتفاقاً مجھے درد گردہ شروع ہو گیا۔ اس سے پہلے مجھے ایک دفعہ دس دن برابر درد گردہ رہتی تھی اور میں اس سے قریب موت کے ہو گیا تھا۔ (حقیقتہ الوحی ص ۳۴۵)

اور لکھا کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(نسیم دعوت ص ۴۵)

حضرت "مسیح موعود" نے حکیم نور الدین صاحب کو جو بظاہر مرید لیکن بباطن مسیح صاحب کے ہادی اور گرو تھے ایک خط میں لکھا کہ جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔

اسی طرح ایک اور خط میں لکھا کہ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلی جاتا رہتا تھا۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۸۸)

نعوظ بالضم برخاستن قضیب (منتخب اللغات) نعوظ بضمتین و نعاظ بمعنی استادگی ذکر (غیاث اللغات)۔

مرزائی نبوت و مجددیت کے متعلق ایک لمحہ فکریہ

اب یہ حقیقت قابل غور ہے کہ جو شخص بیماریوں کے نیچے اس طرح بے بسی کے عالم میں پڑا ہو۔ جس طرح مردہ غسال کے ہاتھ میں بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ جس شخص کی نمازوں کا یہ حال ہو کہ اچھی طرح بیٹھ کر نماز بھی ادا نہ کر سکتا ہو اور سورۃ اخلاص کی قرأت بھی اس کے لئے مشکل ہو اور پھر جیسی الٹی سیدھی پڑھتا ہو وہ بھی خشوع و خضوع اور حضور قلب سے خالی ہو۔ جسے ہر روز سو مرتبہ یعنی چودہ پندرہ منٹ کے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہو اور ابھی پہلے پیشاب کے استنجاء سے فارغ نہ ہوا ہو کہ دوسرے پیشاب کا تقاضا سر پر سوار ہو جاتا ہو۔ زکوٰۃ اس نے کبھی نہ دی ہو۔ روزے رکھنے سے وہ عاری ہو۔ حج اس نے نہ کیا ہو۔ نہ دشمنان دین سے جہاد و قتال کیا ہو نہ ان کے ہاتھ سے قتل ہوا ہو۔ بلاد کفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت بھی نہ کی ہو تو ایسا شخص محض ادنیٰ درجہ کا مومن نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مجدد و مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ اس کو زیب دے اور مہدی، مسیح اور نبی تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ اس نے دین میں کوئی الحاد اور فتنہ انگیزی نہ کی ہو۔ لیکن جس شخص کا اوڑھنا بچھونا ہی زندقہ اور بے دینی ہو جس نے تحریف و تبدیل دین میں باطنیہ کے بھی کان کاٹے ہوں۔ ایسا شخص کسی طرح اہل ایمان کے زمرہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تابہ مدارج قرب و وصال و ماموریت و مجددیت چہ رسد۔

ملہم و صاحب کشف

جب مالیخولیا مراقی کا مرض مرزا صاحب کے دل و دماغ پر پوری طرح مسلط ہو چکا تو اس کے بعد ان پر بڑے زور و شور سے الہامی آندھیاں چلنے لگیں۔ چونکہ مرزا صاحب نے اپنے ملہم و مستجاب الدعوات ہونے کے متعلق بکثرت اشتہارات شائع کئے۔ ان کے تقدس و مشیخیت کی خبر اطراف و اکناف ملک میں پھیل گئی اور اہل حاجات نے دور دور سے قادیان کا رخ کیا۔ مرزا صاحب جس مقام پر بیٹھے بیٹھے یا لیٹ کر الہام سوچا کرتے تھے اس کو بیت الفکر کے نام سے موسوم فرمایا تھا کیونکہ بیت الفکر عربی میں سوچنے کے مکان کو کہتے ہیں۔ یہ ایک بالا خانہ تھا جس میں ملہم صاحب عزلت گزین تھے۔ (البشریٰ جلد اول ص ۴۰)

چونکہ الہامات کی آمد بہت تھی اور ان کا یاد رکھنا دشوار تھا۔ الہامی صاحب الہام کی غنودگی کے بعد اسے فوراً ضبط تحریر میں لے آتے۔ اوائل میں اپنی کسی عام کتاب میں نوٹ کر لیا کرتے تھے۔ پھر ایک بڑے سائز کی کاپی بنوائی۔ اس کے بعد ایک چھوٹے سائز کی مگر ضخیم نوٹ بک بنوائی۔

(سیرت المہدی اول ص ۱۵)

ایک ہندو لڑکا بحیثیت کاتب وحی

الہامی صاحب لکھتے ہیں کہ ان دنوں ایک پنڈت کا بیٹا شام لال نام جو ناگری اور فارسی دونوں میں لکھ سکتا تھا بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا گیا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اس کے ہاتھ سے ناگری اور فارسی خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے۔ اور پھر شام لال مذکور کے اس پر دستخط کرائے جاتے تھے۔

(البشریٰ جلد اول حصہ دوم ص ۱۰)

یہ لڑکا کئی سال تک الہامی صاحب کا روزنامچہ نویس رہا۔ اور جب شروع شروع میں وہ نوکر رکھا گیا تو اس وقت اس کی عمر صرف بارہ سال کی تھی۔ چنانچہ الہامی صاحب کے عمزاد بھائی مرزا امام الدین نے الہامی صاحب کے متعلق جو اعلان زیر عنوان "اشتہار۔ صداقت اظہار" ۲۰ اگست ۱۸۸۵ء کو شائع کیا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ۔

مرزا غلام احمد نے ایک ہندو لڑکے شام لال کو الہامات کا روزنامچہ نویس مقرر کر رکھا ہے۔ جب یہ لڑکا مرزا صاحب کے پاس ملازم ہوا تھا تو اس وقت اس کی عمر بارہ سال کی تھی اور پہلے درجے کا بے سمجھ اور سادہ لوح تھا۔ بلکہ اس وقت بھی سو تک بمشکل شمار کر سکتا ہے۔ اگر کسی طالب حق کو الہامات کی تحقیق کے لئے قادیان آنے کا اتفاق ہو تو اپنے گواہوں کو بچشم خود دیکھنا چاہئے تاکہ الہامات کی حقیقت روشنی میں آسکے۔ (تکذیب براہین صفحہ ۳۲۸)

مرزا امام الدین کے بیان میں اس عقدہ کو حل نہیں کیا گیا کہ روزنامچہ نویسی کے لئے ایک ہندو اور وہ بھی نابالغ اور سادہ لوح لڑکا کیوں انتخاب کیا گیا؟ لیکن راقم کے خیال میں الہام نویس کا ہندو ہونا اسی مصلحت پر مبنی تھا کہ قادیان کے ہندو اس کی شہادت کے بھروسہ پر مرزا صاحب کے الہاموں پر بسہولت ایمان لا سکیں۔ اور نابالغ اور سادہ لوح اس لئے انتخاب کیا گیا کہ الہامی صاحب کے ہاتھ میں موم کی ناک بن کر رہے۔ اس سے ہر قسم کی شہادت دلا سکیں اور وہ حالات

و مقتضیات کے ماتحت الہامی عبارتوں میں ترمیم و تبدیل کرنے کے لئے الہامی صاحب کے اشاروں پر چلے اور اس کی طرف سے کسی مخالفانہ افشائے راز کا خدشہ نہ ہو۔

لنگر کا اجراء

تھوڑے دن کے بعد لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل نام قادیان کے دو ہندوؤں سے مرزا صاحب کے خاص دوستانہ روابط قائم ہو گئے۔ اب یہ الہامی صاحب کے مشیر خاص اور رات دن کے حاشیہ نشین تھے۔ مرزا صاحب نے دل میں یہ منصوبہ ٹھہرا رکھا تھا کہ بوقت ضرورت ان سے اپنے الہاموں کی شہادت دلائی جائے گی۔ یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے بھی اس قسم کا کوئی قول و قرار کیا تھا یا نہیں۔ تاہم مرزا صاحب ان کی خوشنودی خاطر کا ایسا ہی خیال رکھتے تھے جس طرح مقدمہ باز لوگ اپنے گواہان مقدمہ کی خاطر مدارات ملحوظ رکھتے ہیں۔ شام لال روزنامہ نویس جس قدر الہام ضبط تحریر میں لاتا تھا۔ مرزا صاحب ان پر اس سے دستخط کرا لیتے تھے۔ اب معتقدین کا بھی جمگھٹا ہونے لگا۔ خوشامدی' مفت خورے' قورمہ پلاؤ اڑانے والے' ہاں میں ہاں ملانے والے بھی ہر طرف سے امنڈ آئے۔ لنگر جاری کر دیا گیا تاکہ آیا گیا ہر ایک شخص الہامی صاحب کے مطبخ سے کھانا کھا کر جائے اور شہرت و نمود کا باعث ہو۔ اب لوگوں کا تانتا بندھا ہے۔ کوئی فاقہ کش لنگر جاری ہونے کی خبر سن کر آ رہا ہے۔ کسی حاجت مند نے دعا کے لئے قادیان کا رخ کیا ہے۔ مرزا صاحب نیم حکیم بھی تھے اس لئے بعض لوگ دواؤں کے لئے بھی رجوع کرتے تھے چونکہ مستجاب الدعوات ہونے کے اشتہاروں نے اور اس سے پیشتر لاہور کے مناظروں اور اشتہار بازیوں نے بام شہرت پر پہنچا دیا تھا اس لئے نذر و نیاز اور چڑھاووں کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ رجوعات و فتوحات کا شجر آرزو بار آور ہونے لگا اور تمناؤں کی کشت زار لہلاتی نظر آئی۔ اب لوگوں نے بیعت کی درخواستیں کیں۔ مرزا جی ہر ایک کو یہی جواب دیتے تھے کہ ابھی ہم کو کسی سے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا۔ اس وقت تک صبر کرو جب تک اس بارے میں حکم الٰہی نہ آ جائے۔

(چودھویں صدی کا مسیح ۴۲-۴۳)

مرزائی الہامات کے مصدر و ماخذ

چونکہ اب مرزا صاحب نے باقاعدہ تقدس کی دکان کھول لی تھی اور نہ صرف مالیخولیا مراقی کے دورہ کے اثناء میں الہامات کی بکثرت آمد تھی بلکہ حسب ضرورت صحت حواس کے وقت بھی الہام تراشتے رہتے تھے اس لئے ممکن نہ تھا کہ الہامی صاحب اس "ذات شریف" اور اس کی ذریات کی نظر التفات سے محروم رہتے' جو جنت سے آدم علیہ السلام کے اخراج کا ذریعہ ثابت ہوئی تھی۔ میں اپنی کتاب "معیار الحق" میں نہایت شرح و بسط سے شیطانی وحی و الہام پر تبصرہ کر آیا ہوں۔ وہاں یہ بھی واضح طور پر بتا دیا ہے کہ شیاطین کیا کیا شکلیں اختیار کر کے اہل تصوف اور متصوفہ کو چکمہ دیتے اور کیسے کیسے سنہری روپہلی جال بچھا کر اہل ایمان کو راہ حق سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ جنود ابلیس مرزا صاحب پر بھی انہی شکلوں میں ظاہر ہوا کرتے تھے اور القاء الہام کر کے شریعت حقہ کی متابعت سے منحرف کرتے رہتے تھے۔ اور بیچارے مرزا صاحب اس یقین و وثوق کے ساتھ کہ وہ رب السموت والارض اور اس کے ملائکہ مقربین کو دیکھتے اور ان سے ہمکلام ہوتے ہیں کٹھ پتلی کی طرح ان کے اشاروں پر رقص کیا کرتے تھے۔

رب العلمین اور ملائکہ کے عیاناً" دیکھنے کا دعویٰ

یہ امر مسلم ہے کہ کوئی بشر دارِ دنیا میں اپنی سر کی آنکھوں سے رب العلمین کی رویت کی تاب نہیں لا سکتا۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام طالب دیدار ہوئے تو رب العلمین عزاسمہ نے فرمایا تھا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کا کمال اشتیاق دیکھ کر فرمایا کہ تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو۔ اگر وہ بحال و برقرار رہا تو سمجھ لینا کہ میں بھی رویت خداوندی کی تاب لا سکوں گا۔ چنانچہ اللہ العلمین نے پہاڑ پر ایک تجلی فرمائی۔ پہاڑ کے پرخچے اڑ گئے اور جناب موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے۔ بہرحال کوئی بشر دار دنیا میں رب العلمین کو عیاناً" نہیں دیکھ سکتا۔ البتہ دار آخرت میں اہل جنت کو ایسی آنکھیں عطا فرمائی جائیں گی جو خدائے برتر کو بلاکیف و بلاجہت دیکھ سکیں گی۔ اور یہ جو بعض جاہل صوفی کہا کرتے ہیں کہ ہم خدا کو ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو وہ دراصل شیطان کو دیکھا کرتے ہیں اور جیسا کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اس کا ہمیشہ سے معمول چلا آیا ہے کبھی کبھی حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنا روشن اور نورانی چہرہ دکھایا کرتا تھا اور یہ بیچارے اس کو (معاذ اللہ) رب العلمین یقین کرتے تھے۔ چنانچہ قادیانی صاحب کتاب "ضرورت الامام" میں لکھتے ہیں۔

امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا بلکہ خدائے تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔

(ضرورت الامام مولفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۱۴)

ایک مرتبہ مرزا صاحب نے اپنے ایک حواری مولوی شیر علی سے بیان کیا کہ میں لدھیانہ میں چہل قدمی کے لئے جا رہا تھا۔ ایک انگریز میری طرف آ کر کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ خدا آپ کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ انگریز نے کہا کس طرح کلام کرتا ہے؟ میں نے کہا اسی طرح جس طرح آپ میرے ساتھ ہمکلام ہیں۔

(سیرت المہدی جلد ۲ ص ۲)

مرزا صاحب کے ان بیانات سے ثابت ہوا کہ واقعی معلم الملکوت مرزا صاحب کے قریب ہو کر انہیں اپنا جمال جہاں آرا دکھایا کرتا تھا۔ چنانچہ اسی ملاقات کے دوران میں ایک مرتبہ مرزا صاحب نے ابلیس سے جسے (معاذ اللہ) خدا سمجھے بیٹھے تھے خیریت مزاج بھی پوچھی۔ اس نے جواباً یہ انگریزی الہام کیا۔ "یس آئی ایم ہیپی۔" (ہاں میں خوش ہوں)

(براہین ص ۴۸۳)

خدائے بیچون کے عیاناً" دیکھنے کا تخیل کہاں سے اڑایا

یہاں یہ جتلا دینا بھی مناسب ہے کہ الہامی صاحب نے خدائے بیچوں کے عیاناً" دیکھنے کا تخیل بھی سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کے پیروؤں سے چرایا تھا۔ چنانچہ مولانا زمان خاں مرحوم نے "ہدیہ مہدویہ" میں سید محمد جونپوری کے جو تمیں احکام محکمات نقل کئے ہیں ان میں ایک حکم "وقوع دیدار خدا کو دنیا میں جائز اور ممکن سمجھنا" بھی داخل ہے۔ چنانچہ قارئین کرام کی بصیرت افروزی کے لئے تمیں احکام محکمات میں سے چند وہ احکام نقل کئے جاتے ہیں جن میں مرزا صاحب نے فرقہ مہدویہ کی خوشہ چینی کی ہے۔ چنانچہ میراں جی مہدوی رقم طراز ہے۔

بر جملہ مصدقات مہدی (سید محمد جونپوری) علیہ السلام واضح ولائح باد کہ حاصل احکام محکمات مہدی علیہ السلام مجموع سی حکم اند۔ بعضے ازاں فرائض اعتقادی و برخی فرائض عملی اند۔ اما احکام فرائض اعتقادی کہ بر مصدق را بداں اعتقاد و دانستن فرض است و بجز اعتقاد براں چارہ نیست بست عدد نہ بدیں تفصیل ا۔ منکر مہدی (سید محمد جونپوری) علیہ السلام را کافر دانستن ۲۔ تمام احکام مہدی ثابت بامر اللہ دانستن۔ ۳۔ منکر یک حرف را از بیان مہدی عند اللہ ماخوذ دانستن۔ ۴۔ صحت حدیث نبوی بر موافقت کتاب خدا و بحال مہدی دانستن۔ ۵۔ حکم مجتہدان و مفسران و جز آن مخالف بیان مہدی علیہ السلام نا صحیح دانستن۔ ۶۔ تقلید عمل بمذاہب ائمہ اربعہ نا روا دانستن۔ ۷۔ وقوع دیدار خدا در دنیا جائز و ممکن دانستن۔

(ہدیہ مہدویہ ص ۳۰۸-۳۰۹)

پنڈت لیکھ رام نے ناطقہ بند کر دیا

مرزا صاحب کو فرشتوں کی دید کا بھی دعویٰ تھا۔ چنانچہ "آئینہ کمالات" میں لکھا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ بارہا عالم کشف میں میں نے ملائک کو دیکھا ہے۔ ان سے بعض علوم اخذ کئے ہیں اور ان سے گزشتہ یا آنے والی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقعہ تھیں۔

(آئینہ کمالات ص ۱۸۲-۱۸۳)

لیکن معلوم ہوا کہ یہاں بھی بیچارے مرزا صاحب غلط فہمی ہی میں مبتلا رہے۔ جن لوگوں سے انہوں نے علوم حاصل کئے اور غیب کی خبریں معلوم کیں وہ ملائکہ نہیں

باقی ص ۳۶ پر

دینی مدارس اور انگریزی تعلیم

مولانا شبیر احمد صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم و دیگر عربی اداروں کا مقصد صرف اور صرف رجال آخرت تیار کرنا ہے' جو علوم نبوت کے حامل بن کر ان کی ترویج و اشاعت کریں' داعی الی الحق ہوں' دنیا ان کا مطمع نظر نہ ہو محض اللہ کی رضا جوئی ان کا مقصد وحید ہو' باطل طاقتوں کا مقابلہ' بدعات و محدثات امور اور آئے دن فتنوں اور ملت اسلامیہ پر طاغوتی طاقتوں کے حملوں کا روکنا بس یہ ان کا مقصود ہو (گو اس مقصد میں اس وقت کافی اضمحلال آگیا ہے وجوہ اس کی کچھ بھی ہوں) لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے مواقع پر تزکیہ کو تعلیم پر مقدم فرمایا ہے' معلوم ہوا تزکیہ مقدم اور نہایت ضروری ہے خیر یہ تو ایک نکتہ ہے (لعلہ ھکذا)

بالاصل دعائے ابراہیمی میں جن امور کا ذکر فرائض نبوت کے طور پر کیا گیا ہے یعنی تلاوت' تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت وہی فرائض ورثۃ الانبیاء کے ہونا از بس کہ ضروری ہیں۔ آج کل ایک خاص طبقہ کی جانب سے علوم عصریہ کی ضرورت پر خاصہ زور دیا جا رہا ہے' اس سلسلے میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ علوم دنیا کا علماء کے ساتھ ضروری ٹھہرانا ایسا ہی ہے جیسے عورت کو ٹوپی پہنانا' امت کو ٹھوس استعداد کے علماء کی ضرورت ہے' دوسری چیزوں میں اشتغال سے اصل مقصد کا فقدان یا اس میں اختلال ضرور آئے گا۔

علوم عصریہ کے داخل نصاب کرنے کے لئے یہ دلیل دینا کہ ہمارے علماء و فضلاء دوسروں کے شانہ بشانہ چل سکیں گے' اس سے دنیا طلبی اور ترقیات میں تو ممکن ہے کہ دوسروں کے شانہ بشانہ ہو جائیں' لیکن جو مقصد ہے وہ ضرور فوت ہو جائے گا اس لئے کہ اس وقت خصوصاً حالات میں زبردست انقلاب ہے' اور معاشرہ میں بڑا فساد ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس چہار سوئے فتنوں کی بھرمار ہے۔ کقطع اللیل المظلم' ہمارے ان نوعمر علماء فارغین کا ان سے متاثر ہو کر راہ سے ہٹ جانا کوئی امر بعید نہیں۔

دیکھنے میں کچھ ایسا ہی آیا ہے کہ علوم دینیہ سے ہٹ کر جو لوگ دنیوی علوم و فنون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ بالعموم بعد چندے اسی کے ہو رہتے ہیں اور بمقتضائے غیرت خداوندی پھر توفیق یزدانی سلب ہو جاتی ہے عاذنا اللہ منہ' اعمال تو درکنار خیالات و افکار تک میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے یہ ایک مشاہداتی امر ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا' الاماشاء اللہ۔ اول تو ذی استعداد طلباء نکلتے ہی کم ہیں جو ارباب مدارس کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ جو معدودے چند نکلتے ہیں وہ علوم مروجہ اور انگریزی و ہندی کی نذر ہو کر ترویج دین تو کیا کریں گے کہیں بدنام کنندہ اکابر نہ بن جائیں۔

اللہ جانے کیا ہو گیا ہے چہار سو سے یہی صدا ہے نصاب بدلو' مدارس میں علوم مروجہ داخل کرو' انہیں صنعت و حرفت کی تعلیم دلاؤ تاکہ ہمارے فارغین کار آمد بن سکیں' معلوم نہیں اس کار آمد ہونے سے کیا مراد ہے' دنیا کے لئے ممکن ہے کار آمد بن جائیں لیکن رجال آخرت و خدام دین قطعاً نہ بنیں گے۔ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے زمانہ میں مدرسہ شاہی مراد آباد میں کسی رکن شوریٰ کی تجویز تھی کہ مدرسہ میں ٹیکنیکل تعلیم بھی ہونی چاہئے' مجلس شوریٰ میں تجویز آئی تو حضرت نانوتویؒ و دیگر اکابر نے فرمایا ہم نے مدرسہ ملا مولوی بنانے کے لئے قائم کیا ہے ٹیکنیکل کے لئے اور بہت دنیوی ادارے ہیں۔

یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے غلط ہو تو اللہ معاف فرمائے اگر ارباب مدارس نے ان مشورہ دینے والوں سے متاثر ہو کر (جیسے ہمارے بعض احباب اس مرعوبیت کے شکار ہیں) اکابر کی لائن سے سرمو انحراف کیا' پھر ان اداروں کی خیر نہیں' ان کی اصل روح فنا ہو جائے گی جیسے ہمارے سامنے اس طرح کے کچھ اداروں کی مثال موجود ہے جن میں دنیا ہی دنیا ہے دین برائے نام ہے۔

مقاصد و توابع

گزارش یہ ہے کہ مقاصد و توابع میں امتیاز ناگزیر ہے' اس وقت دارالعلوم میں یہ بات دیکھنے میں آ رہی ہے کہ تصنع و تکلف اور ظاہرداری تیزی سے گھستی آ رہی ہے اور حقیقت و معنویت رخصت ہوتی جاتی ہے' مثلاً طلباء کے ہفتہ واری پروگرام جن میں اکثر شرکت کا موقع ہوتا ہے' ان کی تمرینی تقریروں میں دلآویز الفاظ کی تو خوب بھرمار ہوتی ہے' اور مضمون و معلومات بدرجہ نفی' عربی و فارسی کے الفاظ مستعملہ معروفہ کو چھوڑ کر انگریزی کے الفاظ بولنے کو باعث افتخار سمجھتے ہیں۔

کچھ اور عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا' جو کوئی طالب علم چند الفاظ عربی بولنے یا لکھنے پر معمولی قدرت حاصل کر لیتا ہے حالانکہ اس میں قواعد نحو و صرف اور صلات وغیرہ کی کتنی ہی فاحش غلطیاں ہوتی ہیں بس وہ اسے منتہائے کمال و معراج قابلیت سمجھنے لگتا ہے' حالانکہ یہ چیز ایسی کچھ مہتم بالشان نہیں اور ان میں علمی صلاحیت کچھ بھی نہیں ہوتی جن اداروں نے محض زبان کو مقصود بنایا ان کا حشر سب کے سامنے ہے۔

تمرین عربی کی افادیت سے انکار نہیں اور انکار ہو بھی کیسے سکتا ہے' اللہ کی کتاب عربی انا انزلنا قرآنا عربیا لعلکم تعقلون اللہ کے رسول ﷺ کی پیاری زبان عربی لیکن مقصود کے درجہ میں ہرگز نہیں جس کی طرف عام رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور مقصود سے دوری ہوتی جا رہی ہے اگر تکمیل مقصود کے ساتھ تبعاً و ضمناً کچھ طلبہ میں ایسی استعداد پیدا ہو جائے کہ عربی بولنے اور لکھنے پر قدرت حاصل کر لیں تو بہت اچھا ہے اور کسی درجہ میں اس کی ضرورت بھی ہے' لیکن تکمیل مقصود کے بعد ثانوی درجہ میں' اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہمارے اکابر نے کبھی اس طرف توجہ نہیں دی' نہیں تو کم از کم دارالعلوم میں آج ذریعہ تعلیم عربی زبان ہوتی۔

استاذ اکبر شیخ مدنیؒ کا زمانہ تھا' اسباق حدیث کا آغاز ہوا احقر کے دورہ کا سال تھا کسی طالب علم نے پرچی دی "آپ سبق کی تقریر عربی میں فرمائیں" حضرتؒ نے پرچی پڑھ کر سنائی اس پر کوئی تحسین نہیں فرمائی' بس یہ فرمایا "بہت اچھا" چنانچہ اسی وقت حضرتؒ نے عربی میں بولنا شروع کر دیا' تقریباً ایک ہفتہ یہ سلسلہ جاری رہا' پھر کسی اور ساتھی نے پرچی دی "ہماری سمجھ میں نہیں آتا آپ اردو میں تقریر فرمائیں" حضرتؒ نے پرچی پڑھ کر فرمایا "بہت اچھا" اور پھر اردو میں تقریر شروع ہو گئی اور اس پر آپ نے کوئی مذمت نہیں فرمائی۔

دارالعلوم میں پہلی دفعہ جامع ازہر (مصر) کے دو استاذ شیخ عبد المنعم النمر (مرحوم) اور شیخ عبد العال العقباوی یہاں عربی بول چال سکھانے کیلئے بھیجے گئے' اس سے پہلے دارالعلوم میں صف عربی اور تمرین کوئی جانتا بھی نہ تھا لیکن

باقی ص ۲۶ پر

پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب کا دورۂ بلوچستان

۱۸ اکتوبر بروز منگل حضرت خواجہ خان محمد صاحب ژوب ایئرپورٹ پہنچے تو ایئرپورٹ پر مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے کارکنوں اور عوام الناس نے پرجوش استقبال کیا۔ ایئرپورٹ سے حاجی غلام حیدر صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ کھانا وہیں تناول فرمایا۔ اسی روز وہاں سے لورالائی کی طرف روانہ ہوگئے۔ راستہ میں قلعہ سیف اللہ مقام پر عبدالغنی غوریزئی کچھ دیر رک کر لورالائی کی طرف روانہ ہوگئے اور لورالائی شہر کے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر جناب حضرت کا مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے اراکین اور سپاہ صحابہؓ کے ضلعی رہنما اور دیگر اہل لورالائی نے استقبال کیا۔ ۱۸ر اکتوبر کو عشائیہ ڈاکٹر شیر زمان نے دیا اور ڈاکٹر صاحب کے ہاں آرام فرمایا۔ ۱۹ر اکتوبر کو لورالائی شہر کے وسط میں عظیم دینی درسگاہ مدرسہ دارالعلوم میں ایک عظیم الشان اور سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت فرمائی۔ اس سالانہ جلسہ میں دور دراز سے آئے ہوئے علماء نے شرکت فرمائی جس میں مولانا اللہ داد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد ژوب اور دکی سے مولانا محمد دین صاحب سنجاوی سے حضرت مولانا غلام احمد زادہ صاحب شامل تھے۔ جلسہ سے علماء نے خطاب کیا۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی فرمائی اور آخر میں حضرت صاحب نے دعا فرمائی۔ حضرت کے دعا کے دوران اٹھائے ہوئے ہاتھوں میں حضرت مولانا سعد الدین صاحب دنیا سے رخصت ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وہاں پر موجود علماء کرام نے فرمایا کہ یہ شخص بہت ہی اچھا اور متقی آدمی تھا اور جلسہ کے اختتام پر نیک داد صاحب کے گھرانہ میں شرکت فرمائی۔ حضرت مدظلہ کے قیام کے لئے حاجی باز محمد صاحب کا مہمان خانہ مخصوص کیا گیا تھا۔ نماز ظہر ادا کی۔ بعد نماز عصر دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں نے حضرت سے بیعت کی۔ نماز مغرب تک حضرت کے مریدوں کا جم غفیر تھا۔ ۲۰ر اکتوبر کو شہر کے وسط میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی محمد اشرف خواجہ خیل کے صاحبزادہ سپاہ صحابہؓ کے مرکزی سالار اعلیٰ حضرت مولانا نیاز الرحمن حیدری صاحب کے مدرسہ عربیہ اشرفیہ میں حفظ اور ناظرہ قرآن پاک فارغ طلباء کے دستار بندی کے لئے تشریف لے گئے۔ مدرسہ کی مختصر تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت استاذ مکرم حضرت قاری محمد دین صاحب نے کی اور اس تقریب کی صدارت پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے کی اور بعد میں سپاہ صحابہؓ بلوچستان کے صوبائی صدر حضرت مولانا نیاز محمد ناطق بالحق نے قرآن پاک کی فضیلت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مدرسہ عربیہ اشرفیہ کے مہتمم سپاہ صحابہؓ کے مرکزی سالار اعلیٰ مولانا نیاز الرحمن حیدری صاحب نے تحفظ ختم نبوت اور سپاہ صحابہؓ کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور دیگر علماء کی تشریف آوری پر ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ بعد میں حضرت صاحب نے مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی اور مدرسہ عربیہ اشرفیہ میں شہر کے معززین اور عوام نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی اس کے بعد حضرت اپنی قیام گاہ پر گئے۔ وہاں پر مجلس ذکر کا ایک بہت بڑا حلقہ تھا۔ اگلے روز صبح دس بجے براستہ مرغہ کبزئی ژوب روانہ ہوگئے۔ راستہ میں مولانا محمد ابراہیم کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ بروز بروز ہفتہ ۲۲ر اکتوبر صبح دس بجے ژوب روانہ ہوگئے اور بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ژوب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جس میں مقامی علماء کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے رہنما اور مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے نائب امیر مولانا آغا محمد نے خطاب فرمایا۔

حاجی بشیر احمد بہاولپوریؒ انتقال کر گئے

بہاولپور (نمائندہ خصوصی) دارالالباس چوک بازار کے مالک حاجی بشیر احمد انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم زندہ دل انسان تھے۔ بیعت کا تعلق امام الاولیاء حضرت لاہوری قدس سرہ سے تھا۔ گھنٹوں حضرت لاہوریؒ کے ایمان افروز واقعات سنا کر دلوں کو تازگی بخشتے۔ حضرت امیر شریعتؒ' قاضی صاحبؒ' مولانا جالندھریؒ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ جب تذکرہ ہوتا تو ان حضرات کی جرات مندی و بے باکی پر عش عش کر اٹھتے۔ ملک بھر کے تمام دینی مدارس' اداروں' جماعتوں کے ساتھ دل کھول کر امداد کرتے۔ بہاولپور کے گنے چنے تاجروں میں سے تھے جو نہ صرف اپنے مال کی پوری زکوٰۃ ادا کرتے بلکہ عطیات و خیرات سے بھی انحراف نہیں کرتے تھے۔ مجلس کے ساتھ ماہانہ و سالانہ امداد و تعاون کرتے تھے۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور میں کچھ عرصہ تک زیر تعلیم رہے۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۹۳ء سارا دن دکان پر رہے۔ عشاء کی نماز جامع مسجد الصادق میں باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر واپس ہوئے۔ صبح تہجد پڑھی۔ تہجد کی نماز کے بعد دل کا دورہ پڑا۔ طبی امداد ملنے سے قبل ہی عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ ۱۱ر نومبر جمعۃ المبارک کے روز نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہاولپور کے قدیم اور تاریخی قبرستان ملوک شاہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ جامع مسجد الصادق کی تعمیر جدید اور تزئین و آرائش کے لئے عرب ریاستوں سے ایک کروڑ روپے کی امداد منظور کرانے میں ان کی خدمات کسی سے کم نہیں۔ خداوند قدوس مرحوم کی خوبیوں کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے اور خامیوں سے درگزر فرمائے (آمین)۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت الامیر مولانا خان محمد مدظلہم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا بشیر احمد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک تعزیتی بیان میں مرحوم کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ پروردگار عالم مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ نیز ان کے صاحبزادگان کو ان کا صحیح جانشین بننے کی توفیق دیں اور ان کے جاری کردہ مدارس و مساجد کی سرپرستی کی توفیق دیں (آمین ثم آمین)۔

محمد اصغر قادری ناظم نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت فیروز والا کا پریس ریلیز

انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے کچھ پیروکار ہمارے علاقے میں بھی موجود ہیں۔ جو حکومت پاکستان و پنجاب اور مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت سے کھلم کھلا شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' محمد طاہر رزاق اور محمد متین خالد کے تعاون سے اہالیان فیروز والا نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لینا شروع کر دیا ہے۔ جس کی واضح مثال پچھلے چند دنوں میں دیکھنے کو ملی۔ مورخہ ۲۴ر نومبر کو فیروز والا کا ایک داؤد مونگا نامی قادیانی ٹریفک حادثہ میں مارا گیا۔ قادیانیوں نے مفروروں کی مدد سے اور اسلحہ کے زور پر اس قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ لیکن انجمن تحفظ ختم نبوت فیروز والا کے راہنماؤں مولانا محمد احمد فریدی' چوہدری محمد اکبر' حافظ محمد وکیل الدین اور محمد سعید خان اشرفی کی زیر قیادت مسلمانوں نے اس ناپاک کوشش کا منہ توڑ جواب دیا اور سات گھنٹے میت قبرستان میں پڑی رہی۔ علاقہ مجسٹریٹ چوہدری محمد حسین اور ایس ایچ او تھانہ فیروز والا ملک محمد اشرف کی موجودگی میں قادیانیوں نے اپنی اس ناپاک کوشش کی تحریری معافی مانگی اور تحریراً" وعدہ کیا کہ وہ اب کبھی بھی ایسی ناپاک کوشش نہیں کریں گے۔ اسی خوشی میں فیروز والا کی تمام مذہبی' سماجی اور معاشرتی تنظیموں کے تعاون سے ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۱۸ر نومبر کو مین بازار تھانہ فیروز والا میں ہوا۔ جس میں عالم اسلام کے نامور مفکرین' دانشوروں اور علماء کرام صاحبزادہ طارق محمود فیصل آبادی' صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی' جنرل (ر) محمد حسین انصاری' حافظ محمد تنویر' حافظ غلام حسین کلیالوی' پروفیسر غلام ربانی افغانی' پروفیسر حافظ فیض رسول'

مولانا نعیم اخ... ربانی، سید سلمان گیلانی، مولانا سید غلام مصطفیٰ ... نا محمد احمد فریدی اور مولانا حافظ محمد صدیق نوری نے ... ب کیا اور عوام الناس کے جم غفیر کو اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کی شیطانیت سے آگاہ کیا۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مقامی قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابند سلاسل کرے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ علاقہ کے معززین کے ایک وفد نے مورخہ ۱۹ نومبر اور ۲۴ نومبر کو بالترتیب ایس ایچ او تھانہ فیروز والا ملک محمد اسرف اور اسسٹنٹ کمشنر تحصیل فیروز والا راؤ محمد نعیم ہاشم سے ملاقات کی۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ مقامی انتظامیہ اسسٹنٹ کمشنر تحصیل فیروز والا کے واضح احکامات کے باوجود قادیانیوں کے خلاف شعائر اسلام استعمال کرنے کے جرم میں قانونی چارہ جوئی کرنے سے اپنے آپ کو قاصر ظاہر کر رہی ہے۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ ہماری اعلیٰ حکام سے درخواست ہے کہ وہ مقامی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کا نوٹس لے۔ ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری ایس ایچ او تھانہ فیروز والا پر ہوگی۔ حکومت جلد از جلد ملزم مجرمان اسلام کے خلاف پاکستان کے آئین کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

●●

کورنگی سوسائٹی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

نمائندہ خصوصی کے قلم سے

پوری امت مسلمہ قادیانیت کے کفر پر متفق ہے' مولانا حمادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر جگہ قادیانیوں کی سازش ناکام بنا دیتی ہے' مولانا صدیقی

مرزا قادیانی نبی تو درکنار ایک شریف آدمی کہلانے کا بھی حق دار نہیں' مولانا رحمانی

کورنگی سوسائٹی کراچی جیسے گنجان شہر کا ایک حصہ ہے' جس میں کورنگی برادری کے احباب رہتے ہیں۔ فقہی طور پر حضرت امام شافعیؒ کے مسلک (یعنی وہ مسائل جو قرآن و حدیث استنباط کئے ہیں ان) پر کاربند ہیں۔ کافی عرصہ سے اپنے علاقہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرانے پر اصرار کر رہے تھے چنانچہ یکم دسمبر ۱۹۹۴ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء پروگرام طے ہوا۔ کانفرنس سے خطاب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا محمد علی صدیقی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) تشریف لائے۔ کانفرنس کورنگی کمیونٹی ہال نزد جامع مسجد شافعی میں ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام حافظ عبدالمعید صاحب' صاحبزادہ قاری محمد سالک رحیمی صاحب اور قاری عزیز الرحمٰن صاحب ساجد نے کی اور ہدیہ نعت بحضور خاتم النبیین ﷺ جناب حافظ فضل الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا قاری محمد اسماعیل خطیب و امام جامع مسجد شافعی کورنگی سوسائٹی نے کی۔

کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ یہ کانفرنس ختم نبوت جیسے مبارک عنوان سے منعقد ہو رہی ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے' ان کو یہ لقب نہیں ملا بلکہ خاتم نبوت کا لقب آنحضرت ﷺ کو عطا ہوا۔ وہ اس لئے کہ آپؐ آخری نبی ہیں' آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہ شرعی نہ غیر شرعی' نہ ظلی نہ بروزی کسی طور پر بھی قیامت تک نہیں آئے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث میں متعدد جگہ پر نبی کریم ﷺ نے اس بات کا برملا اعلان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک جگہ فرمایا کہ میری امت میں تیس ایسے آدمی جو بہت ہی جھوٹے اور کذاب ہوں گے آئیں گے اور اپنی نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن وہ جھوٹے ہوں گے نبی نہیں ہوں گے کیونکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث میں بیان کردہ ان دجالوں میں سے ایک بڑا دجال مرزا قادیانی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے بعد اپنی جھوٹی نبوت کا پرچار کیا۔ اور اسی کے ماننے والوں کو ہم قادیانی کہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کراتے ہوئے مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ یہ جماعت خالصتاً نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کام کر رہی ہے صرف پاکستان میں ہی نہیں دنیا کے کسی خطہ میں قادیانی شرارت کرتے ہیں تو قادیانیت کے فوری طور پر سدباب کے لئے مجلس اس علاقہ میں اپنے مبلغ بھیجتی ہے جو ان کی سازشوں کو ناکام بناتے ہیں۔

سندھ کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ خود اس سے کہے میں راضی ہوں دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی فرشتہ کے ذریعہ آگاہ کریں۔ اس وقت دونوں نہیں ہیں کیونکہ یہ دونوں انبیاء کی خصوصیات میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا اور نبی کریم ﷺ پر ختم کر دیا۔ اب قیامت تک آپؐ ہی کی نبوت ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ مسلمانوں کا بنیادی اور متفقہ عقیدہ ہے اور اس کو مسلمان کسی طرح چھوڑ نہیں سکتا اور اگر کوئی چھوڑے گا مسلمان اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ نبی کریم ﷺ کے آنے کی اطلاع ہر نبی نے دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو واضح طور پر اعلان کر دیا کہ میرے بعد جو نبی آئے گا اس کا نام احمد ہوگا اور اس احمد سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اس احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک حدیث میں کہ مجھے باقی انبیاء پر چھ فضیلتیں دی گئی ہیں جن میں سے پانچویں فضیلت یہ بیان کی کہ مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ نبی ہر لحاظ سے اعلیٰ کردار کا مالک ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جب کفار مکہ کے شر سے تنگ آکر نبی کریم ﷺ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر آرام کرنے کو کہا کہ مکہ کے لوگوں کی امانتیں ان کو دے کر پھر آپ مدینہ آجانا۔ اندازہ لگائیں کہ کفار مکہ دشمن بھی ہیں' مانتے بھی نہیں لیکن اس کے باوجود امانتیں آنحضرت ﷺ کے پاس رکھتے تھے۔ اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ اس وقت آپ سے زیادہ کوئی اور امانت دار موجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے ایک اعلان کیا کہ میں ایک کتاب اسلام کے براہین پر لکھنا چاہتا ہوں اس کی پچاس جلدیں ہوں گی۔ آپ پہلے پیسے جمع کرائیں لیکن مرزا نے پانچ کتابیں لکھ کر کہا کہ وعدہ پورا ہو گیا پچاس اور پانچ میں صرف صفر کا فرق ہے۔ مسلمانو! آپ اندازہ کریں جس آدمی کا یہ حال ہو نبوت تو درکنار ایک شریف آدمی کہلانے کے لائق بھی نہیں ہو سکتا۔

ممبر شوریٰ مولانا احمد میاں حمادی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صادق تھے' امین تھے' بہادر تھے' بااخلاق تھے' باکردار تھے۔ آپؐ کے صحابہؓ صادق بھی بنے' بہادر بھی' بااخلاق بھی' امانت دار بھی' باکردار بھی غرضیکہ نبی کریم ﷺ کو جن اعلیٰ اوصاف سے مزین کیا گیا تھا۔ صحابہؓ میں وہ کامل طریقے پر موجود تھے۔ ختم نبوت کی صفت کسی کو نہ دی گئی اور جس نے اسے چھیننے کی کوشش کی اس کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا' اس لئے کہ ختم نبوت کی صفت صرف نبی کریم ﷺ کے لئے خاص ہے اور ختم نبوت کی مثال ایسی ہے جس طرح ایک آدمی کاروبار کرتا ہے وہ جب تقسیم کرنے پر آئے گا تو سب کا سب مال تقسیم کر دے گا لیکن راس المال جس سے کام شروع کیا وہ نہیں دے گا اسی طرح ختم نبوت نبی کریم ﷺ کا

راس المال ہے۔ آپ نے سب کچھ دے دیا لیکن ختم نبوت کسی کو نہیں دی مسیلمہ کذاب' اسود عنسی نے آپ کے سامنے ہی دعوئی نبوت کیا۔ اسود عنسی کو تو ایک صحابی بھیج کر قتل کروا دیا اور مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں لشکر روانہ کیا۔ آپ کی زندگی میں اس کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ آپؐ کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس کی تکمیل کی۔

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا غلط ہے۔ مرزا کبھی بھی کسی طرح بھی نبی نہیں ہو سکتا۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی کہتے ہیں مرزا تو نبی کریم ﷺ کو مانتا تھا۔ مولانا نے مرزا کی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مرزا اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جس جگہ چھپایا ہے وہ متعفن جگہ ہے؟ مسلمانوں آپ فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص نبی کریم ﷺ کو ماننے والا ہو سکتا ہے۔ اس عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا گستاخ ہے۔ مولانا نے مختلف کورٹوں کے فیصلہ جات دکھاتے ہوئے کہا کہ پوری امت مسلمہ اور پاکستان کی تمام عدالتیں قادیانیوں کے کفر پر مہر لگا چکی ہیں۔

کانفرنس کا اختتام مولانا قاری محمد اسماعیل خطیب جامع مسجد شافعی کی دعا پر ہوا۔

"تحریک ختم نبوت پاکستان" نامی فرضی تنظیم سے میرا کوئی تعلق نہیں

مولانا انذر قاسمی

سیالکوٹ (پ ر) جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب کے مہتمم اور جمیعت علماء اسلام پنجاب کے ناظم اطلاعات مولانا محمد انذر قاسمی نے ایک تحریری بیان میں کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کا رکن ہوں جس کے مرکزی امیر قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد کندیاں شریف ہیں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ "تحریک ختم نبوت پاکستان" کے نام سے ایک لیٹرپیڈ کی تنظیم میں میرا نام مرکزی راہنماؤں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ میرا "تحریک ختم نبوت" نامی فرضی تنظیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس کی بنیاد امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ جیسے اکابرین نے رکھی تھی۔ جو نصف صدی سے زائد عرصہ سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ اس کی موجودگی میں اور کسی تنظیم کی تشہیر قادیانیت کو فائدہ پہنچانے کے مترادف ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ اگر میرا نام دوبارہ استعمال کیا گیا تو میں قانونی چارہ جوئی میں حق بجانب ہوں گا۔

اللہ کے لئے محبت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"پاس نہ بیٹھ مگر مومن کے۔ تیرا کھانا کوئی نہ کھائے مگر متقی۔"

بقیہ: جھوٹے نبی کی بیماریاں

بلکہ شیاطین تھے۔ اور اگر ملائکہ ہوتے تو ان کی بتائی ہوئی خبریں کبھی جھوٹی نہ نکلتیں۔ موقع کی رعایت سے یہاں فرشتوں کی قادیانی وید کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا جاتا ہے۔ پنڈت لیکھ رام جی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں قادیان میں مرزا صاحب کے مکان پر بیٹھا تھا۔ چند معزز آریہ اور مسلمان بھی تشریف فرما تھے۔ مرزا صاحب اپنی کرامات کی شیخی بگھارنے لگے۔ دوران گفتگو میں فرمایا کہ مجھے فرشتے دکھلائی دیتے ہیں۔ میں نے کہا کیا سچ کہتے ہو؟ کہا ہاں۔ میں نے ایک کاغذ پر لفظ اوم لکھ کر اپنے ہاتھ پر رکھ لیا اور کہا ازراہ مہربانی اپنے فرشتوں سے پوچھ کر بتلایئے کہ میں نے کون سا لفظ لکھا ہے؟ مرزا صاحب تھوڑی دیر تک کچھ منہ میں گنگناتے رہے۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ اس طرح نہیں کسی اور جگہ رکھو۔ میں نے کاغذ کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہا بتایئے کیا لکھا ہے؟ تھوڑی دیر تک اپنے من گھڑت فرشتوں سے پوچھتے رہے مگر کچھ بتلا نہ سکے۔ آخر شرمندہ ہو کر خاموش ہو گئے۔ اس واقعہ کے دس بارہ آدمی گواہ ہیں۔

(تکذیب براہین ص ۱۴۷)

بقیہ: دینی مدارس اور انگریزی تعلیم

اس وقت باصلاحیت علماء و عالمین دارالعلوم سے فارغ ہو کر نکلتے تھے ان میں کتنے ہی ایسے بھی ہیں جنھوں نے عربی میں تصنیفات کی ہیں' شروح و حواشی لکھے ہیں' ہم پر بھی اس وقت خمار تھا کہ عربی میں گفتگو ہونی چاہئے' ذریعہ تعلیم کم از کم ادب کی کی کتابوں میں عربی زبان ہونی چاہئے' چناں اور چنیں' چنانچہ تدریس چھوڑ کر ایک سال دارالعلوم میں دوبارہ داخلہ لے کر صف عربی میں ان اساتذہ سے پڑھا' لیکن اب سمجھ میں آتا ہے کہ جس منہج پر اکابر نے کام کیا ہے اسی پر چلنے میں خیر و برکات ہیں۔

مغالطہ یا حقیقت؟

ایک جماعت یہ بھی کہتی ہے انگریزی کی فی زمانہ بہت ضرورت ہے اس کے بغیر دعوت اسلام غیر مسلموں میں دشوار ہے' ہمارے گرد و پیش میں جہالت پھیل رہی ہے ہر اعتبار سے فساد ہی فساد ہے' پہلے ان کی اصلاح کی ضرورت ہے اور دعوت اسلام کے لئے چاروں طرف ہندو غیر مسلم رہتے ہیں' ضرورت ہے پہلے انھیں دعوت دی جائے' اس کے لئے کونسی انگریزی اور سائنس کی ضرورت ہے' سب لوگ اردو بولتے اور سمجھتے ہیں اصل ...

ہے وہ علم دین میں پختگی' عمل کا نمونہ اور سب سے بڑی چیز درد دل ہے' اکابر امت کی تاریخ ہمارے سامنے ہے' حضرت شاہ الیاس صاحب رحمہ اللہ تمام تمام رات امت کے لئے روتے تھے (حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس الفاظ ہی الفاظ ہیں عمل کے اعتبار سے صفر) حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لے کر حسین احمد مدنیؒ تک جنھوں نے دنیا کے نقشے بدل ڈالے ان میں کون ایسے تھے جو انگریزی کے کسی ایک لفظ سے بھی واقف ہوں' البتہ ان کے پاس علم تھا عمل تھا اور اللہ کا خوف' نسبت خداوندی جس کا آج مذاق اڑایا جا رہا ہے' اللہ کے دین کے لئے مارے مارے پھرے۔

ان دانشوران قوم سے گزارش ہے کہ اگر قوم و ملت کا کچھ درد ہے' خلوص سے کام تو شروع کیجئے' اگر دعوت حق کے لئے انگریزی کی ضرورت ہوگی تو انگریزی خواندہ جنھیں انگریزی پڑھانے کی ضرورت بھی نہ ہوگی آپ کے دست و بازو بن جائیں گے وہ آپ کی برکات سے دین پر مرمٹنے والے ہوں گے اور آپ کی انگریزی کی ضرورت کو پورا کریں گے' جماعت تبلیغی ساری دنیا میں پہونچ رہی ہے اور اپنا کام کر رہی ہے وہ بلا کسی تمرین وغیرہ کے انگریزی میں بھی تبلیغ کر رہے ہیں اور عرب ممالک میں بھی اس لئے یہ مشورہ کہ دینی مدارس میں انگریزی وغیرہ کی ضرورت ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم کے زمانہ میں کسی رکن شوریٰ کی طرف سے مجلس میں تجویز رکھی گئی کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر ضروری ہے کہ نصاب دارالعلوم میں ہندی داخل کی جائے اس پر حضرت شیخ الحدیث صاحب اور حضرت مجاہد ملت نے سختی سے مخالفت کی حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کسی زمانہ میں انگریزی کی جتنی ضرورت تھی آج ہندی کی اتنی ضرورت نہیں ہے' لیکن ہمارے اکابر نے دارالعلوم کے نصاب میں انگریزی کو داخل نہیں ہونے دیا اس لئے آج ہم ہندی کو اپنے دینی نصاب میں ہرگز نہیں گھسنے دیں گے' ان اداروں کو بس جیسے چل رہے ہیں چلنے دیجئے' نہیں تو ان کی افادیت ختم ہو جائے گی او کما قال۔

یہ بھی دیکھنے میں آ رہا ہے کہ کچھ دانشور (جنھیں آج کے عرف میں دانشور کہتے ہیں) ہمارے نوجوان طلبہ کو کھینچنا چاہتے ہیں' سیمیناروں میں مقالات پر انعام تقسیم ہوتے ہیں اس میں خاص طور پر طلبہ دارالعلوم کو نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے' ان کی تحسین ہوتی ہے' اس کا لازمی نتیجہ ہے متاثر ہونا' پھر انھیں مشورہ دیا جاتا ہے تم دینی علوم میں بہت قابل ہو چنانچہ ہو چنیں ہو لیکن تمھیں حالات حاضرہ کا علم ہونا چاہئے' انگریزی زبان اور علوم عصریہ ضرور حاصل کرنے چاہئیں' اس سے تم کامیاب زندگی گزار سکو گے' امت کے لئے مفید ہوگے اور آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کر سکو گے وغیرہ وغیرہ۔ اس دام ...

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مہر کس کا حق

س..... ہم نے بہت سے علماء سے سنا ہے کہ آدمی اگر عمرہ کرلے تو اس پر حج فرض ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ شخص غریب ہو یا امیر وضاحت پیش کریں؟

ج..... اگر حج تک وہاں ٹھہرنا ممکن ہو یا واپس آکر دوبارہ جانے کا خرچ موجود ہو تو حج فرض ہوجاتا ہے ورنہ نہیں۔

س..... ہمارے ہاں جو شخص اپنی لڑکی کا نکاح جس شخص سے کراتا ہے ان سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ مہر لیتا ہے اگر خدانخواستہ وہ شخص غریب ہو تو وہ اپنی بیٹی کا مہر آدھا کھالیتا ہے اور رقم خود خرچ کرلیتا ہے۔ بیٹی کا جہیز کھانا حلال ہے یا حرام ہے اور مہر کتنا تک لینا جائز ہے؟

ج..... مہر لڑکی کا حق ہے۔ اس کی رضامندی سے استعمال کرسکتے ہیں بغیر رضامندی کے حلال نہیں۔

دینی امور میں کوتاہی

س..... جو مسئلہ لے کر حاضر ہوا ہوں وہ ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے۔ میرے عقائد الحمد للہ بالکل درست ہیں لیکن نماز میں سستی کرتا ہوں۔ ابھی چند دن ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب کا وقت صبح صادق کا تھا۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں روزہ تو رکھ رہا ہوں لیکن تراویح نہیں پڑھتا ہوں پھر آنکھ کھل جاتی ہے؟

ج..... اس کی تعبیر بالکل واضح ہے کہ نماز جو دینی فرائض میں سب سے اہم اور سب سے افضل ہے آپ اس میں کوتاہی کرتے ہیں جبکہ فرائض کے علاوہ سنتوں کا بھی آدمی کو اہتمام کرنا چاہئے۔ نماز کی پابندی کرنا لازم کرلیجئے۔ آئندہ اس میں کوتاہی نہ ہو۔

مکان کی رجسٹری پر ٹیکس

س..... کسی مکان کے خریدنے پر حکومت کی طرف سے ڈیڑھ فیصد فی رجسٹریشن کی فیس مقرر ہے لیکن ان کے سوا دس فیصد (یعنی ایک لاکھ پر دس ہزار روپے) کا اسٹامپ پیپر بھی لگتا ہے۔ اگر کوئی دس ہزار کا اسٹامپ نہ لگائے تو شرعی لحاظ سے وہ ناجائز تو نہیں ہے جیسے حکومت کا انکم ٹیکس لینا ظلم ہے؟

ج..... شرعاً مکان کا رجسٹری کرانا ہی ضروری نہیں، نہ دس ہزار کا اسٹامپ لگانا۔ لیکن اگر نہیں لگائے گا تو رجسٹری کیسے ہوگی؟ میرے نزدیک تو انکم ٹیکس کی طرح یہ بھی ظلم ہے۔

خلع کے بعد دوبارہ نکاح

س..... میری قریبی عزیزہ بیوہ ہیں۔ اپنے گھر کی مالک ہیں۔ لوگوں کی مدد سے کاروباری زندگی بظاہر آرام سے چلا رہی ہیں۔ گھر میں ٹیلیفون، فرج، ٹی۔ وی وغیرہ سب ہیں۔ کیا یہ دونوں مستورات زکوٰۃ کا پیسہ لینے کی حقدار ہیں جبکہ وہ خود سے زکوٰۃ کے پیسے کا انتظار کرتی رہتی ہیں۔ بظاہر ان کا خرچہ نوکری اور سلائی وغیرہ سے چل رہا ہے یا جو اور رشتہ دار مالی مدد کرتے ہیں۔

ج..... آپ نے ان کے جو حالات تحریر فرمائے ہیں ان کے مطابق ان کو زکوٰۃ دینا صحیح نہیں۔ ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

س..... میرا سگا بھائی جو بظاہر کوئی کام نہیں کرتا ہے۔ بجلی کا ماہر ہے۔ اسکے پاس میرا دلایا ہوا اسکوٹر بھی ہے مگر ہمیں اسکے کسی کام وغیرہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ کھانا وہ ادھر ادھر کھا لیتا ہے۔ رہائش اس کی بہن کے ساتھ ہے غیر شادی شدہ ہے۔ میں اس کو ہر سال بغیر بتائے ہوئے زکوٰۃ کے پیسوں میں سے ۱۰۰۰ روپے عید پر کپڑوں کے لئے دے دیتا ہوں۔ کیا میرا یہ فعل صحیح ہے۔ بتا کر دینے میں اس کی عزت نفس مجروح ہوگی اس لئے خاموشی سے دیتا ہوں کیا یہ جائز ہے؟

ج..... اگر وہ صاحب نصاب نہیں (جیسا کہ آپ کی تحریر سے ہی ظاہر ہو رہا ہے) تو اس کو بہ نیت زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ بتانا ضروری نہیں۔

س..... کیا خلع حاصل کرنے کے بعد عورت اپنے شوہر سے نکاح کرکے رجوع کرسکتی ہے یا کہ طلاق کی طرح خلع لینے والی عورت کو بھی حلالہ والی شرط پوری کرنے ہوگی؟

ج..... خلع کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے بشرطیکہ خلع میں تین طلاقیں نہ دی گئی ہوں۔

تصویر کشی

س..... کیمرہ سے فوٹو اتارنا' ہاتھ سے جانداروں کے مجسمے بنانا' خاکہ کشی کرنا جو آرٹ کہلاتا ہے۔ میں خود ڈرائنگ ماسٹر ہوں' اس سال حج بیت اللہ سے مشرف ہوچکا ہوں' اب میں تذبذب میں ہوں۔ یہاں فرض منصبی وہاں سے دینداری گویا عجیب کیفیت سے دوچار ہوں۔

ج..... تصویر خواہ ہاتھ کی بنی ہوئی ہو یا کیمرے سے لی گئی ہو دونوں حرام ہیں بشرطیکہ جاندار کی تصویر ہو۔ خاکہ کشی میں اگر مکمل تصویر بن جاتی ہو تو وہ بھی ممنوع ہے اور اگر پورے دھڑ کی تصویر (خاکہ کشی) کی جائے' مگر سر نہ ہو تو یہ جائز ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس مضمون کے بجائے کوئی دوسرا مضمون لے لیں اور جو کوتاہی اب تک ہوچکی ہے اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور خوب توبہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو (اور اس ناکارہ کو بھی) اپنی مرضیات کی توفیق سے نوازیں اور اپنی رضا و محبت ہمیں نصیب فرمائے۔

رمی سے پہلے قربانی

س..... ۹ ذی الحجہ کو عرفات سے معلم کی بس پر رات ۱۰ بجے مزدلفہ کے لئے روانگی ہوئی راہ میں بس خراب ہوئی دوسری بس میں سوار ہوئے اس بس میں ایک شخص عربی زبان سے واقف تھا اس نے بتایا کہ ڈرائیور کا مطالبہ ہے کہ ہر سواری دو تین ریال دے سب نے انکار کردیا ڈرائیور نے بس روک دی بولا خراب ہوگئی ہے۔ تیسری بس میں سوار ہوئے راستہ بلاک (جام) ہونے کے سبب بس رینگتی تھی اسی اثناء میں صبح کے ۶ بج گئے وہیں لوگوں نے نماز پڑھی (عشاء قضا ہوئی) کنکریاں چنیں پھر بس چلی ۸ بجے مزدلفہ کی حدود میں داخل ہوئے وہاں وقوف نہ ہوا بس چلتی رہی ۱۱ بجے دن ایک پل کے نیچے بس والے نے سب کو اتار دیا تلاش بسیار کے بعد ایک بجے خیمے میں منیٰ پہنچے قربانی بینک کے ذریعے صبح ۱۰ بجے ہوگئی (یہی وقت بینک نے دیا تھا) رات بھر کے جاگے بھوکے پیاسے تھے سب سوگئے مغرب و عشاء کے بعد رمی کی گئی۔ دوسرے دن صبح کو حلق کرایا اس طرح مزدلفہ کا وقوف نہ ہوسکا اور رمی، قربانی، حلق کی ترتیب بھی نہ ہوئی آپ فرمائیے کہ اس غلطی کا ازالہ کیسے ہو؟

ج..... دونوں پر (یعنی ترک وقوف مزدلفہ اور رمی سے پہلے قربانی پر) ایک ایک دم لازم ہوگیا۔

حالات کیسے ٹھیک ہوں

س..... کراچی کے جو حالات ہیں اس سلسلے میں میں نے خواب میں رات کو دیکھا جس میں ایک بزرگ فرمارہے تھے تمام مسلمان نماز پڑھیں اور اللہ کے حضور خوب دعا کریں انشاء اللہ حالات ٹھیک ہوجائیں گے۔

ج..... خواب کا مفہوم خوب ظاہر ہے نماز ہی سے بلائیں دور ہوتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذرا سی تکلیف پیش آتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لے جاتے اور نماز میں مشغول ہوجاتے۔ موجودہ حالات کا موثر علاج نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

●●

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی "دار المبلغین" کے زیر اہتمام

پندرہ روزہ سالانہ "رد قادیانیت کورس"

۱۵ر شعبان تا ۳۰ر شعبان ۱۴۱۵ھ بمطابق ۱۷ر جنوری تا ۳۱ر جنوری ۱۹۹۵ء

بمقام مدرسہ و دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) ضلع جھنگ

اسماء گرامی اساتذہ کرام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
حضرت مولانا زاہد الراشدی
حضرت جناب شیخ اشتیاق حسین
حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
جناب محمد متین خالد لاہور
جناب طاہر رزاق

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود
حضرت صاحبزادہ طارق محمود
حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
حضرت مولانا اللہ وسایا

○... عالمی مجلس کی مجلس عمومی نے اس سال فیصلہ کیا کہ سالانہ "رد قادیانیت کورس" "صدیق آباد (ربوہ) میں ہوگا۔

○... اس کورس میں ممتاز علماء کرام، مناظرین اسلام، اسکالر حضرات لیکچر دیں گے۔

○... اس کورس میں شریک حضرات کو رہائش، خوراک، کاپی، پنسل کے علاوہ عالمی مجلس کی کتب کا منتخب سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ نقد وظیفہ دیا جائے گا۔

○... کورس میں شرکت کے لئے علماء، خطباء، دینی مدارس کے سال چہارم سے اوپر کے طلباء، انڈر میٹرک یا اس سے اوپر کے اسکولوں و کالجوں کے اسٹوڈنٹس، سرکاری و غیر سرکاری ملازمین اور جدید تعلیم یافتہ حضرات درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

○... ہر روز چار وقت کلاسیں لگیں گی۔ ۱۔ صبح کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ۔ ۲۔ آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے دن۔ ۳۔ بعد از ظہر تا عصر۔ ۴۔ مغرب یا عشاء کے بعد دو گھنٹے (گویا ہر روز نوے اس گھنٹہ تک تعلیم ہوگی)۔ جسمانی ورزش و تعلیم دفاع عصر تا مغرب علاوہ ازیں ہوگی۔

○... اس کورس میں شریک ہونے والے حضرات کو دلائل و براہین سے پندرہ روز میں اتنا مسلح کر دیا جائے گا کہ وہ چلتے پھرتے ختم نبوت کاز کے مبلغ و مجاہد ثابت ہوں گے۔

○... عالمی مجلس کے اس تاریخ ساز فیصلہ پر عملدرآمد کرانا ہر مسلمان، تمام مقامی جماعتوں، مبلغین حضرات و اراکین شوریٰ و اراکین مجلس عمومی کا فرض اولین ہے۔

○... دینی مدارس کے مہتمم حضرات و شیوخ حدیث سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس مہم میں عالمی مجلس کی سرپرستی فرمائیں۔

○... تمام رفقاء آج سے محنت شروع کریں۔ رفقاء کو اس قیمتی موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تیار کریں۔ ان کی فہرستیں بنائیں اور سادہ کاغذ پر جملہ کوائف کے ساتھ ان کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ملتان بھجوائیں۔

○... موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا لازمی ہے۔

الداعی :- عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر۔ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر۔ ۴۰۹۷۸